Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 45

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن - بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

15 رمضان 1423 ہجری 11 نبوت 1382 ہش 11 نومبر 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 7 نومبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کے احکامات و برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

معتکف گناہوں سے رکا رہتا ہے نیکیاں کرنے والے کی طرح اسکی نیکیاں جاری رہتی ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی وَعَھِدْنَا اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّائِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ (بقرہ ۱۲۵)

اور جب ہم نے (اپنے) گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا اور (اے انسانو) ابراہیم (کی عبادت) کے مرتبہ میں سے کچھ نماز کے وقت اپنالو اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کیلئے خوب پاک و صاف بنائے رکھو۔

حدیث نبوی

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دہے میں اعتکاف کرتے یہاں تک کہ اللہ نے ان کو وفات دے دی پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْمُعْتَکِفِ ھُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ وَیُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں فرمایا وہ گناہوں سے بند رہتا ہے نیکیاں کرنے والے کی طرح اسکی نیکیاں جاری رہتی ہیں۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اعتکاف میں یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان اندر ہی بیٹھا رہے اور بالکل کہیں آئے جائے ہی نہ (مسجد) کی چھت پر دھوپ ہوتی ہے وہاں جاکر آپ بیٹھ سکتے ہیں کیونکہ نیچے یہاں سردی زیادہ ہے اور ضروری بات کرسکتے ہیں۔ ضروری امور کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور یوں تو ہر ایک کام (مومن کا) عبادت ہی ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۸۸ مطبوعہ لندن)

☆☆☆

تحریک جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان

پاکستان پہلے نمبر پے جبکہ بھارت کا چھٹا نمبر ھے

بھارت چندہ دھندگان کی تعداد میں سب سے آگے ھے

قادیان ۷/اکتوبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان فرمادیا ہے اس اعلان کے بعد تحریک جدید کا دفتر اوّل اب ۷۰ ویں سال میں دفتر دوم ۶۰ ویں سال میں سوم ۳۹ ویں سال میں اور چہارم ۱۹ ویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کی شروعات قرآن وحدیث کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور برکت سے فرمائی اس سلسلہ میں آپ نے متعدد آیات قرآن اور احادیث پیش فرما کر صحابہ کرام کے ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر تحریک جدید سے متعلق ایمان افروز کوائف پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ گزشتہ سال یعنی سال ۲۰۰۲-۲۰۰۳ء کا کل وصول شدہ چندہ تحریک جدید اٹھائیس لاکھ بارہ ہزار پاؤنڈ ہے (ھندوستانی کرنسی کے مطابق ۲۱ کروڑ سے زائد) جو کہ گزشتہ سال کی نسبت تین لاکھ ساٹھ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ تحریک جدید کے چندہ میں ترتیب وار پہلے دس ممالک کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان حسب سابق اس چندہ میں اوّل ہے جبکہ امریکہ دوسرے نمبر پر ہے اور علی الترتیب جرمنی تیسرے، برطانیہ چوتھے، کینیڈا پانچویں، بھارت چھٹے، ماریشس ساتویں، سوئزرلینڈ آٹھویں، آسٹریلیا نویں اور بیلجیم دسویں نمبر پے آئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب تک چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی تعداد تین لاکھ چوراسی ہزار پانچ صد سے زیادہ ہے اور یہ تعداد ھندوستان میں سب سے زیادہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مڈل ایسٹ کے ممالک میں سعودی عرب اور ابوظبی پیش پیش ہیں جبکہ افریقن ممالک میں نائیجیریا پہلے نمبر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مالی قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نفرت کی آندھی......خدا کیلئے اسے روکو!

(قسط: 7)

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کر رہے تھے کہ ملک میں ہونے والے انتہاپسندی کے واقعات میں دراصل ان انتہاپسندوں اور تخریب کاروں کا اتنا قصور نہیں ہوتا جتنا کہ اس کے پیچھے ان دماغوں کا ہے جن کی وہ پیداوار ہیں یا اس اشتعال انگیز لٹریچر کا ہے جو کسی تحریک سے تعلق رکھنے والے ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ اس تحریک کے بانی حضرات کہلاتے ہیں۔

اگر خلاصے کے طور پر ہم آج کی بدامنی اور انتہاپسندی کا جائزہ لیں تو صاف طور پر یہ بات سمجھ میں آئے گی کہ نہ صرف آج کے دور کی بدامنی بلکہ تخلیق کائنات سے لیکر اب تک پیدا ہونے والی بدامنیاں دراصل انسان اور انسان کے درمیان تفریق اور منافرت پیدا کرنے کی وجہ سے ہیں۔ یہ تو ایک ظاہر بات ہے کہ خالق کائنات نے سب انسانوں کو ایک جیسے جذبات واحساسات دے کر پیدا کیا ہے ہر ایک کے اندر عزت نفس کا جذبہ موجود ہے اور ہر ایک چاہتا ہے کہ اسی کے حقوق ہر طرح محفوظ رہیں۔ لیکن جب جذبات واحساسات کی بے قدری ہوتی ہے، عزت نفس کو پامال کیا جاتا ہے اور حقوق کو مٹی میں ملایا جاتا ہے تو ایسے انسان بڑھتے ہوئے جوش اور ابلتے ہوئے غضب کے ساتھ اُٹھتے ہیں اور اپنی عزت نفس کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

ہندو مذہب نے جس کو قدیمی ہونے کا دعویٰ ہے نہ صرف دعویٰ ہے بلکہ فخر ہے اپنی بنیادی تعلیمات کے احکامات سے انسانوں میں منافرت پھیلانے میں اور انہیں پارہ پارہ کرنے میں ایک کلیدی رول ادا کیا ہے اگرچہ بعض ہندو سکالر آج یہ کہتے ہیں کہ ہندو دھرم کی وہ تعلیم جس میں انسانوں کو مختلف طبقات میں منقسم کیا گیا تھا دراصل کرم کی بناء پر تھی پیدائش کی بناء پر نہیں تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص براہمن ہے وہ محض اپنے کرم کی وجہ سے براہمن ہے نہ کہ براہمن کے گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے لیکن ہندو مذہب کی صدیوں کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یہ بات غلط ہے اور اپنے سر سے الزام کو دور کرنے کی ایک ناکام کوشش ہے ہمیں ہندو دھرم کا صدیوں کا عمل یہی بتاتا ہے کہ براہمن کے گھر میں پیدا ہونے والا چاہے وہ انپڑھ ہو یا چور ہو یا کیسے بھی بُرے کرم کرنے والا ہو وہ براہمن ہی کہلاتا ہے وہ کبھی بھی شودر نہیں کہلاتا۔

ہندو دھرم کے مشہور چار طبقات یعنی براہمن۔ کشیتری وشیہ اور شودر ایک ایسے مسلمہ گروہ ہیں کہ ان کے متعلق جو کچھ مقدس ہندو مذہبی کتب میں لکھا جا چکا ہے جب کبھی بھی ہندو شاستروں کی حکومت ہو گی اس کے مطابق ہی عمل ہو گا اور شاستروں کی سب سے زیادہ مار اسی طبقے پر پڑے گی جسکو شودر کہا جاتا ہے اور ان تمام لوگوں پر پڑے گی جو ہندو مذہب کو چھوڑ کر کسی بھی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتے ہوں چاہے مسلمان ہوں عیسائی ہوں یا کسی اور مذہب والے۔ ہندو شاستروں کی رو سے وہ سب شودر ہی کہلائیں گے۔ اور ہمارے قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ شودر کیا ہوتا ہے اور اسکی زندگی کیسے گزرتی ہے چند ایک نمونے پھر بھی ہم یہاں لکھتے ہیں تاکہ جنہیں اس فلاسفی کا علم نہیں وہ بھی جان سکیں۔ چنانچہ منوسمرتی کے درج ذیل حوالے اس تعلق میں ملاحظہ فرمائیں۔

ا۔ شودر کیلئے ایک ہی کرم پربھو نے ٹھہرایا ہے یعنی صدق دل سے ان تینوں ورنوں (یعنی براہمن۔ کشتری اور ویش) کی خدمت کرنا۔

۲۔ براہمن کے نام میں لفظ منگل یعنی خوشی اور کشتری کے نام میں بل یعنی طاقت وشیہ کے نام میں لفظ دھن اور شودر کے نام میں لفظ تحقیر شامل ہے۔ (ادھیائے ۲ شلوک ۳۱)

۳۔ سود لینے کے متعلق تعلیم ملاحظہ فرمائیں۔

''براہمن سے فی صد دو روپیہ کھتری سے تین روپیہ وشیہ سے چار روپیہ اور شودر سے پانچ روپیہ ماہوار سود لینا چاہئے''۔ (منو نمبر ۸/۱۴۲)

۴۔ ''اگر شودر براہمن کو چور کہے تو اس کو سزائے موت دی جائے'' (منو ۸/۲۶۷)

۵۔ اگر شودر براہمن سے سخت کلامی کریں تو ان کی زبان چھید دی جائے (۸/۲۷۰)

۶۔ ''شودر براہمن کو نیچ کہے تو اس کے منہ میں دس انگل جلتی سلاخ ڈال دی جائے''

۷۔ ''شودر براہمن کے بال، پاؤں، داڑھی، گلا، فوطہ وغیرہ غرور سے پکڑے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنا چاہئے اور یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ اس کو تکلیف ہو گی۔ (۸/۲۸۳)

۸۔ برہمانے شودر کو براہمنوں کی خدمت کیلئے بنایا ہے اس لئے خواہ شودر خریدا ہوا ہو یا ملازم ہو یا ملازم نہ ہو اس سے برابر کام لینا چاہئے۔

۹۔ شودر براہمن وغیرہ کو غرور سے دھرم اپدیش کرے تو راجہ اس کے منہ اور کان میں ابلتا ہوا سیسہ ڈال دیں۔ (۸/۲۷۲)

۱۱۔ بھنگی اور چمار مردے کے کپڑے پہنیں پھوٹے ہوئے برتن میں کھانا کھائیں اور لوہے کے زیور پہنیں۔ (۱/۵۳)

۱۲۔ شودر طاقت رکھنے پر بھی دولت جمع نہ کرے کیونکہ شودر کے پاس دولت جمع ہونے پر وہ براہمن کو نقصان پہنچاتا ہے (۱۰/۲۹) مذکورہ تمام حوالہ جات منوسمرتی رندھیر پرکاش ہری دوار کی شائع شدہ ایڈیشن سے ہیں۔ ہندی ترجمہ پنڈت جوالہ پرشاد چترویدی نے کیا ہے۔

گوتم سمرتی ادھیائے نمبر ۱۲ میں لکھا ہے شودر اگر وید کو سن لے تو راجہ سیسے اور لاکھ سے اس کے کان بھر دے، وید منتروں کا اُچارن (تلاوت) کرنے پر اس کی زبان کٹوادے اور اگر وید کو پڑھے تو اس کی زبان کاٹ ڈالے۔

یہ ہے وہ ہندو شریعت جسے شاستروں کے تسلط کے تحت ہندو مذہب کے شودروں اور دیگر مذاہب پر لادنے کی تعلیم ہے۔ اور جس وقت انتہاپسند ہندو لیڈر یہ کہتے ہیں کہ ہم ہندوستان میں ہندتو لاگو کرنا چاہتے ہیں تو اُن کا آخری نشانہ دراصل شاستروں کی اس تعلیم کو بنی نوع انسان پر لادنا ہوتا ہے۔

یہ تو منافرت اور انسانی نابرابری اور ناانصافی کی تعلیم ہے جو ہندو مذہب کے بنیادی لٹریچر میں موجود ہے یہی نہیں بلکہ تمام غیر ہندوؤں کو اپنا دشمن قرار دے کر اُن کے متعلق بھی ایسی ہی تعلیم ویدوں میں دی گئی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدائی زمانہ میں اہل مکہ نے سخت مظالم ڈھائے ہم مانتے ہیں کہ اس وقت آپ اور آپ کے صحابہ کمزور تھے لیکن آپؐ پر ایک ایسا زمانہ بھی آیا جبکہ آپ فتح مکہ کے وقت طاقت وقدرت میں تھے اگر آپ چاہتے تو اپنے دس ہزار قدوسیوں کے ذریعہ اپنے دشمنوں کو مسل کر رکھ دیتے اور اگر آپ ایسا کرتے تو بلاشک آپ پر کوئی الزام نہیں تھا لیکن قربان جائیں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر کہ باوجود طاقت ہوتے ہوئے آپ نے تمام دشمنوں کو نہ صرف یہ کہ معاف کر دیا بلکہ فرمایا کہ جاؤ آج کے دن میں تم سے کوئی ڈانٹ ڈپٹ بھی نہیں کرتا۔ سبحان اللہ یہ کس شان کا رسول ہے اور کس قدر ظالم ہیں وہ لوگ جو ایسے محسن رسول پر جنگ کرنے اور لوٹ مار کرنے اور دہشت پھیلانے کے الزامات لگاتے ہیں۔

جہاں تک یہود کا معاملہ ہے۔ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے ہیں باقی تمام قوموں سے بڑھ کر یہود نے مسلمانوں سے دشمنی رکھی تھی لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسلمان فلسطین پر قابض ہوئے ہیں تو نہ صرف یہ کہ یہود کو پوری جانی ومالی حفاظت کی گارنٹی دی گئی بلکہ ایک موقع پر جب مسلمان خود کو یہود کی حفاظت کے قابل نہیں سمجھتے تھے انہوں نے ان سے لیا ہوا تمام ٹیکس واپس کر دیا۔ اس کی ایک اور حسین مثال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھی ہوئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتح فلسطین کے بعد یہود کی ہیکل میں تشریف لے گئے تو آپ نے صرف اس ڈر سے وہاں نماز ادا نہ کی کہ کہیں بعد میں مسلمان اس جگہ پر مسجد کی تعمیر نہ کر لیں۔

موازنہ کیجئے عیسائیوں کی طرف سے کئے گئے یہودیوں کے قتل عام اور مسلمانوں کی اس رواداری کا جو انہوں نے اپنے غلبہ کے زمانہ میں یہود سے روا رکھی!

ہم آریہ ورت کی طرف لوٹتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ وید مقدس میں آرین جنگوں کی کیا تفصیل لکھی ہے۔

اتھر وید کانڈ نمبر ۴ سوکت نمبر ۲۲ میں لکھا ہے:۔

''اے ویدک دھرمی راجاؤ اور دوسرے ویدک دھرمیو تم شیر جیسے بن کر رعیتوں کو کھا جاؤ اور چیتے جیسے بن کر اپنے دشمنوں کو جکڑ لو اس کے بعد اپنی مخالفت کرنے والوں کے کھانے تک اُٹھا لو''۔

پھر سام وید اتر آرچک ادھیائے ۱۰ منتر ۳ میں لکھا ہے:۔

''اے اندر دیوتا تو غیر ویدک دھرمیو کو کب یوں کچل کر تباہ کریگا جیسے چھتری دار پھول کو پاؤں سے کچل کر تباہ کر دیا جاتا ہے۔ اے اندر تو کب ہماری دُعاؤں کو سنے گا''۔

وید میں آرین دھرم یدھ کی وجہ ''دھن پراپتی یعنی لوٹ مار قرار دیا گیا ہے۔ لکھا ہے۔

اے اندر دھن پراپتی کے سے یدھ کی پراپتی پر اناج کے حصول کے وقت پاپوں اور دشمنوں کو تباہ کرتے وقت تم ہمارے مددگار بنو'' (رگ وید جلد نمبر ۲ وش کانڈ سوکت نمبر ۱۹ منتر ۶۔۷)

پھر جنگوں کو دولت کمانے کا ذریعہ بتاتے ہوئے لکھا ہے:

''اے اندر ہم تمہیں جانتے ہیں کہ تم جنگ کے وقت دشمنوں کو قابو کر کے دولت حاصل کرنے والے ہو۔ (رگ وید نمبر ۲ صفحہ ۹۵۶)

جنگ کے نتیجہ میں سُورگ کا تصور بیان کرتے ہوئے لکھا ہے

''اندر شتروؤں کو ہرانے والے اور سورگ کو حاصل کرنے والے ہیں'' (رگ وید نمبر ۲۔ صفحہ ۹۳۴)

جنگوں میں ہزاروں لوگوں کا بلاامتیاز قتل لکھا ہے:۔

باقی صفحہ: (۱۹)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثالیں قائم فرمائیں

توکل کی کمی سے خدا سے دوری، جھوٹ، غلط بیانی اور خوشامد کی برائیاں جنم لیتی ہیں

اللہ پر توکل اور یقین کے بارہ میں پرمعارف اور ایمان افروز خطاب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۵/اگست ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۵ ظہور ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ـ اِنَّهٗ هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾۔

دنیا میں سب سے زیادہ توکل اللہ تعالیٰ انبیاء میں پیدا کرتا ہے اور ان کو خود تسلی دیتا ہے کہ تم فکر نہ کرو میں ہر معاملے میں تمہارے ساتھ ہوں۔ کوئی دشمن تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ مَیں تم میں اور دیکھنے والا ہوں اگر دشمن نے غلط نظر سے دیکھنے کی کوشش کی یا کوئی سازش کرنے کی کوشش کی تو مَیں جو ہر بات کا علم رکھنے والا اور تیری دعاؤں کو سننے والا ہوں خود اس کا علاج کرلوں گا۔ اور اس طرح باقی روزمرہ کے معاملات میں بھی انبیاء کا توکل بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے کیونکہ وہ اس یقین پر قائم ہوتے ہیں کہ خدا ہر قدم پر ان کے ساتھ ہے، ہر معاملے میں ان کے ساتھ ہے اور پھر اسی طرح روحانی مدارج اور مقام کے لحاظ سے توکل کے معیار آگے مومنین میں قائم ہوتے چلے جاتے ہیں تو جو آیت ابھی مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ہے: اور اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں تو تُو بھی اُس کے لئے جھک جا اور اللہ پر توکل کر۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

تفسیر روح المعانی میں علامہ شہاب الدین آلوسی اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ:

"﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ سے یہ مراد ہے کہ اپنا معاملہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سپرد کردے اور اس امر سے خائف نہ ہو۔ اگر وہ تیرے لئے اپنے بازو سلامتی کے لئے جھکائیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے بازو مکر اور سازشوں سے لپٹے ہوئے ہوں۔ ﴿اِنَّهٗ﴾ سے مراد اللہ جل شانہ ہے۔ ﴿هُوَالسَّمِيْعُ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دھوکہ دہی کی ان تمام باتوں کو جو وہ علیحدگیوں میں کرتے ہیں سنتا ہے۔ ﴿اَلْعَلِيْمُ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں کو بھی جانتا ہے۔ پس وہ ان سے ایسا مؤاخذہ کرے گا جس کے وہ مستحق ہیں اور ان کی تدابیر کو ان پر الٹا دے گا۔ (تفسیر روح المعانی)

تو یہاں اس سے ایک بات تو یہ بھی واضح ہوگئی کہ اسلام پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ جنگجو قسم کا مذہب ہے، اس اعتراض کو بھی یہاں دور کردیا گیا ہے۔ کہ اگر دشمن اپنی کمزوری کی وجہ سے یا کسی چال کی وجہ سے صلح کرنا چاہے تو تم بھی اللہ کی خاطر صلح کرلو۔ کیونکہ اسلام کا تو مقصد ہی امن قائم کرنا ہے۔ پھر یہ نہیں ہوگا کہ ان کو مفتوح کرکے یا مسلمان بنانے کے بعد ہی صلح کی بنیاد ڈالنی ہے بلکہ اگر ان کی طرف سے صلح کا ہاتھ بڑھتا ہے تو بھی صلح کا ہاتھ بڑھا، مسلمانوں کو یہی حکم ہے۔ پھر یہ نہیں سوچنا کہ دشمن چال چل رہا ہے اور اس وقت چاہتا ہے تاکہ اپنی طاقت اکٹھی کرے اور پھر جنگ کے سامان میسر آئیں اور پھر حملہ کرے۔ تو یہ بات اس سے واضح ہوگئی، ظاہر ہوگیا کہ مسلمان اس زمانہ میں بھی صرف اپنے آپ کو بچانے کے لئے جنگ لڑ رہے تھے۔ تو اب جب دشمن صلح کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے تو قطع نظر اس کے کہ اس کا اپنا طاقت جمع کرکے دوبارہ حملہ کرنے کا امکان پیدا ہوسکتا ہے تم صلح کرو اور اللہ پر توکل کرو خدا خود سنبھال لے گا۔ تو ایک تو یہ بھی اس سے ردّ ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کے پہلے حصے کی تشریح کرتے ہوئے یعنی اگر وہ صلح کریں تو تم بھی صلح کرلو۔ فرماتے ہیں کہ اصل میں مومن کو بھی تبلیغ دین میں حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں نرمی کا موقع ہو وہاں سختی اور درشتی نہ کرے اور جہاں بجز سختی کرنے کے کام ہوتا نظر نہ آوے وہاں نرمی کرنا بھی گناہ ہے۔ ایک جگہ اس ضمن میں آپ نے فرمایا ہے کہ باوجود فرعون کے سخت کفر کے حضرت موسیٰ کو اس سے نرمی سے بات کرنے کا حکم تھا۔

تو دعوت الی اللہ میں بھی یہ اصول ہر احمدی کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ یہ تو مختصراً مَیں نے ذکر کیا توکل کے بارہ میں اور اس آیت کی مختصر تفسیر میں کہ دشمن کے ساتھ اگر معاملہ پڑے تو کیا طریق اختیار کرنا چاہئے اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑنا چاہئے اور اسی پر توکل کرنا چاہئے۔ لیکن روزمرہ کے معاملات میں بھی توکل علی اللہ کی بہت ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل تبھی پیدا ہوتا ہے جب خدا کی ذات پر اس کی طاقتوں پر کامل یقین پیدا ہو۔ جیسا کہ اس آیت میں جو مَیں ابھی پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ ۔ (سورۃ الانفال: ۳)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اُس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے ربّ پر ہی توکل کرتے ہیں۔

توکّل کی اعلیٰ ترین مثالیں تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی رقم فرمائی ہیں اور کیوں نہ ہو، آپ ہی تو انسان کامل تھے۔ اور ساتھ ہی امت کو بھی سبق دے دیا کہ میری پیروی کرو گے، خدا سے دل لگاؤ گے، اس کی ذات پر ایمان اور یقین پیدا کرو گے تو تمہیں بھی ضائع نہیں کرے گا۔ اور اپنے پر توکّل کرنے کے نتیجہ میں وہ تمہیں بھی اپنے حصار عافیت میں لے لے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل کے بارہ میں بعض احادیث میں یہاں بیان کرتا ہوں۔ یہ بچپن سے ہم سنتے آرہے ہیں لیکن جب بھی پڑھیں ایمان میں ایک نئی تازگی پیدا ہوتی ہے اور ایمان مزید بڑھتا ہے۔

وہ واقعہ یاد کریں جب سفر طائف سے واپسی پر رسول اللہ نے کچھ روز نخلہ میں قیام فرمایا۔ زید بن حارثہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب آپ مکہ میں کیسے داخل ہوں گے جبکہ وہ آپ کو نکال چکے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس شان سے، توکل سے جواب دیا کہ اے زید تم دیکھو گے کہ اللہ ضرور کوئی راہ نکال دے گا اور اللہ اپنے دین کا مددگار ہے۔ وہ اپنے نبی کو غالب کرکے رہے گا۔ چنانچہ نبی کریمؐ نے سرداران قریش کو پیغام بھجوائے کہ آپ کو اپنی پناہ میں لے کر مکہ میں داخل کرنے کا انتظام کریں۔ کئی سرداروں نے انکار کردیا بالآخر مکہ کے ایک شریف سردار مطعم بن عدی نے آپ کو اپنی پناہ میں مکہ میں داخل کرنے کا اعلان کیا۔ پھر آخرکار جب مظالم حد سے زیادہ بڑھ گئے اور مکہ سے ہجرت کا وقت آیا تو کمال وقار سے آپؐ نے وہاں سے ہجرت فرمائی۔ غار میں پناہ کے وقت دشمن جب سر پر آن پہنچا تو پھر بھی کس شان سے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

حضرت ابوبکرؓ اس بارہ میں روایت کرتے ہیں کہ مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا۔ مَیں نے اپنا سر اٹھا کر نظر کی تو تعاقب کرنے والوں کے پاؤں دیکھے۔ اس پر مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی نظر نیچے کرے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپؐ نے فرمایا: چپ اے ابوبکر! ہم دو ہیں اور ہمارے ساتھ تیسرا خدا ہے۔ تو یہ ہے وہ توکل کا اعلیٰ معیار جو صرف اور صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور پھر آپ دیکھیں جب غار سے نکل کر سفر شروع کیا تو کیا شان استغنا تھی اور کس قدر اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل تھا۔

حضرت ابوبکرؓ کی روایت ہے کہ سفر ہجرت کے دوران جب سراقہ گھوڑے پر سوار تعاقب کرتے ہوئے ہمارے قریب پہنچ گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو پکڑنے والے بالکل سر پر آپہنچے اور میں اپنے لئے نہیں بلکہ آپ کی خاطر فکرمند ہوں۔ آپؐ نے فرمایا! لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ اسی وقت آپ کی دعا سے سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا اور وہ آپ کی خدمت میں امان کا طالب ہوا۔ اس وقت آپؐ نے سراقہ کے حق میں یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی کہ سراقہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے۔ اور یہ پیشگوئی بھی بڑی شان سے بعد میں پوری ہوئی۔

پھر وہ شان بھی دیکھیں جب آپ دشمن سے صرف ایک فٹ کے فاصلہ پر تھے اور نہتے تھے اور دشمن تلوار تانے کھڑا تھا لیکن کوئی خوف نہیں۔ کیسا ایمان، کیسا یقین اور کیسا توکل ہے خدا کی ذات پر۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم حضور کے ساتھ تھے۔ ایک دن ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس پہنچے۔ ہم نے آنحضرت ﷺ کے آرام کے لئے اس کو منتخب کیا۔ اچانک ایک مشرک وہاں آن پہنچا۔ جب آپ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس نے تلوار سونت لی اور کہنے لگا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو یا نہیں۔ حضورؐ نے اسے جواب دیا: نہیں۔ اس نے پھر کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ۔ اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ تو حضور نے تلوار اٹھائی اور فرمایا کہ اب مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ آپ درگزر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تھا بھی پکا مشرک۔ اس پر اس نے کہا: نہیں۔ لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آپ سے کبھی لڑائی نہیں کروں گا۔ اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گا جو آپ سے لڑتے ہیں۔ اس پر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سے جاملا اور ان سے کہنے لگا میں تمہارے ہاں ایک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو لوگوں میں سب سے بہتر ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

یہ ٹھیک ہے کہ آنحضرت ﷺ سے خدا تعالیٰ کا جو سلوک تھا اور جو وعدے تھے وہ عام مسلمان کے لئے یا عام انسان کے لئے نہیں ہوسکتا۔ لیکن جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رات کے وقت آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی غرض سے پہرہ لگا کرتا تھا۔ حضور کو جب ﴿وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ﴾ کی وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے برے ارادوں سے تجھے محفوظ رکھے گا۔ تو حضور ﷺ نے خیمہ سے باہر جھانکا اور فرمایا کہ اب تم لوگ جاسکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔ لیکن یہاں اپنی امت کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین قائم کرنے کے لئے اور اس پر توکل کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے آپ ایک جگہ یہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو دوسروں کے عیوب کی تلاش میں لگے نہیں رہتے اور نہ ہی فال لینے والے ہوں گے بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔ (بخاری کتاب الرقاق)

تو اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اگر امت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے، بیہودہ گوئی، لغو، فضول کاموں میں ملوث نہیں ہوں گے، حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں گے، اپنے رب پر ایمان لانے والے ہوں گے، اس پر توکل کرنے والے ہوں گے، اور اسی کی طرف جھکنے والے ہوں گے تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

تو یہاں جو تعداد کا ذکر ہے یہ کثرت کے لئے ہے اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ کثرت سے ہوں گے انشاء اللہ۔ جو اللہ پر توکل رکھنے والے ہوں گے اور قیامت تک پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ نہیں کہ جہاں ستر ہزار کی تعداد مکمل ہوئی وہاں فرشتوں نے جنت کے گیٹ (Gate) بند کردیئے کہ اب وہ آخری آدمی جو نیکیوں اور توکل کرنے والا تھا وہ تو جنت میں داخل ہوگیا اب ختم۔ اب چاہے تم توکل کرو، نیکیاں کرو یا نہ کرو جنت میں داخل نہیں ہوسکتے۔ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے۔ اللہ کرے ہم میں سے ہر احمدی توکل سے پُر ہو، اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین سے پر ہو، اور اس کی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپٹا ہوا ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

یاد رکھو شرک یہی نہیں کہ بتوں اور پتھروں کی تراشی ہوئی مورتوں کی پوجا کی جاوے یہ تو ایک موٹی بات ہے۔ یہ بڑے بے وقوفوں کا کام ہے۔ دانا آدمی کو تو اس سے شرم آتی ہے۔ شرک بڑا باریک ہے۔ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں۔ جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتا ہے اور آخرت سے محروم۔ جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت وہ لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے اور تم ایسا نہ کرو۔ تم توکل اختیار کرو اور توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر کچھ دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں۔ جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کرسکتے ہیں۔ اب ذمہ دار اس مثال سے خوب واقف ہیں۔ فصل اگتی ہے، فصل بڑھتی ہے، پکنے کے قریب ہوتی ہے ایک دم طوفان آتا ہے، اولے پڑتے ہیں اور فصل جو ہے بالکل کٹے ہوئے بھوسے کی مانند ہو جاتی ہے تو فرمایا کہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اس کی دستبرد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود تک پہنچا۔

پھر آپ فرماتے ہیں: اصل رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ ہمیں اتفاقاً پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی حالت گزرتی ہے اس وقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا سو جب ہم صبح کے وقت سیر کے واسطے گئے تو اس ضرورت کے خیال نے ہم کو یہ جوش دیا کہ اس جنگل میں دعا کریں۔ پس ہم نے ایک پوشیدہ جگہ میں جاکر اس نہر کے کنارہ پر دعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کی طرف واقع ہے۔ جب ہم دعا کرچکے تو دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے: "دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں"۔ تب ہم خوش ہوکر قادیان کی طرف واپس آئے اور بازار کا رخ کیا تا کہ ڈاکخانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً وہ روپیہ اسی دن یا دوسرے دن ہمیں مل گیا"۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کرکے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے اور اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا ہے" (جس کے اندر کچھ نہ ہو) "اور اگر نری تدبیر کرکے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں کرتا تو وہ تدبیر بھی پھوکی" (یعنی اس کے اندر کچھ نہ ہو) "وہ تدبیر بھی پھوکی ہوگی۔ ایک شخص اونٹ پر سوار تھا۔ آنحضرت ﷺ کو اس نے دیکھا۔ تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے۔ چنانچہ اس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ ﷺ سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے۔ واپس آکر آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ میں نے تو توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی۔ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا، پھر توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا"۔

(ملفوظات جلد ششم۔ مطبوعہ لندن صفحہ ۳۳۴)

آپؑ فرماتے ہیں: "توکل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہوسکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل کر بھی لیں تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہ کی۔ ہندوستان میں قطب الدین اور معین الدین خدا کے اولیاء گزرے ہیں ان لوگوں نے پوشیدہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی مگر خدا تعالیٰ نے ان کی عزت کو ظاہر کردیا"۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۳۲۔ مورخہ ۱۸ /اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بارہ میں بھی یہ واقعہ ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا ہے۔

۴۔ ۱۹۰۳ء میں مولوی کرم دین والے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گورداسپور تشریف لے جایا کرتے تھے۔ تو ایک دفعہ آپ نے پیغام بھجوایا وہاں سے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فوراً پہنچ جائیں۔ چنانچہ شیخ صاحب کہتے ہیں کہ میں اور حضرت مولوی صاحب دو بجے بعد دوپہر یکہ پر بیٹھ کر بٹالہ کی طرف چل پڑے۔ شیخ صاحب کہتے ہیں

میں خیال آیا کہ حضرت مولوی صاحب کہا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مَیں اگر کہیں جنگل بیابان میں بھی ہوں تو خدا تعالیٰ مجھے رزق پہنچائے گا اور مَیں کبھی بھوکا نہیں رہوں گا۔ آج ہم بے وقت چلے ہیں پتہ لگ جائے گا کہ رات کو ان کے کھانے کا کیا انتظام ہوتا ہے۔ تو کہتے ہیں بٹالہ میں مقامی جماعت کی طرف سے ایک مکان بطور مہمان خانہ ہوا کرتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب وہاں ایک چارپائی پر لیٹ گئے اور کتاب پڑھنے لگ گئے۔ اس وقت اندازاً شام کے چھ بجے کا وقت ہوگا۔ اچانک ایک اجنبی شخص آیا اور کہا کہ مَیں نے سنا ہے کہ آج مولوی نورالدین صاحب آئے ہوئے ہیں، وہ کہاں ہیں؟ مَیں نے کہا وہ یہ لیٹے ہوئے ہیں۔ کہنے لگا حضور! میری ایک عرض ہے آج شام کی دعوت میرے ہاں قبول فرمایئے۔ مَیں ریلوے میں ٹھیکیداری کرتا ہوں اور میری بیلسٹ ٹرین کھڑی ہوئی ہے اور مَیں نے امرتسر جانا ہے۔ میرا ملازم حضور کے لئے کھانا لے آئے گا۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا، بہت اچھا۔ چنانچہ شام کے وقت اس کا ملازم بڑا پر تکلف کھانا لے کر حاضر ہوا۔ اور ہم دونوں نے سیر ہو کر کھالیا۔ شیخ صاحب کہنے لگے میرے دل میں خیال آیا کہ ان کی بات تو صحیح ہوگئی اور انہیں خدا نے واقعہ میں کھانا بھجوا دیا۔

چونکہ گاڑی رات دس بجے کے بعد چلتی تھی۔ مَیں نے حضرت مولوی صاحب سے عرض کیا کہ اندھیرا ہو رہا ہے، پھر مزدور نہیں ملے گا۔ ہم کسی مزدور کو بلا لیتے ہیں اور سٹیشن پر پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں ویٹنگ روم میں ہم آرام کرلیں گے۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا بہت اچھا۔ چنانچہ ایک مزدور بلایا...... اور وہ ہم دونوں کے بستر لے کر سٹیشن پہنچ گیا۔ چونکہ گاڑی رات کے دس بجے کے بعد آتی تھی مَیں نے آپ کا بستر کھول دیا تا کہ حضرت مولوی صاحب آرام فرمالیں۔ جب مَیں نے بستر کھولا تو اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہے کہ اس کے اندر سے ایک کاغذ میں لپٹے ہوئے دو پراٹھے نکلے جن کے ساتھ قیمہ رکھا ہوا تھا۔ مَیں سخت حیران ہوا اور مَیں نے دل میں کہا لو بھئی وہ کھانا بھی ہم نے کھالیا اور یہ خدا کی طرف سے اور کھانا بھی آگیا۔ کیونکہ اس کھانے کا ہمیں مطلقاً علم نہیں تھا۔

مَیں نے حضرت مولوی صاحب سے عرض کیا کہ حضور جب قادیان سے چلے تھے تو چونکہ اچانک اور بے وقت چلے تھے مَیں نے دل میں سوچا کہ آج ہم دیکھیں گے کہ مولوی صاحب کا کھانا کہاں سے آتا ہے۔ تو پہلے آپ کی دعوت ہوگئی اور اب یہ پراٹھے بستر سے بھی نکل آئے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا: شیخ صاحب! اللہ تعالیٰ کو آزمایا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس کا میرے ساتھ خاص معاملہ ہے۔

حضرت خلیفہ اولؓ اپنے ایک دوست کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”میرے ایک دوست بڑے مہمان نواز تھے۔ ایک دن ایک مہمان آیا۔ عشاء کی نماز کا وقت تھا۔ پاس پیسہ تک نہ تھا۔ اسے کہا کہ آپ ذرا لیٹ جاویں مَیں آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے دعا کی، توجہ کی اور کہا اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ مولا تیرا ہی مہمان ہے، یکا یک ایک آدمی نے آواز دی کہ لینا میرے ہاتھ جل گئے۔ ایک کاب (ٹرے) پلاؤ کا تھا۔ نہ اس نے اپنا نام بتایا، نہ ان کو جلدی میں خیال رہا۔ وہ کاب مدت تک بدامانت رہا کوئی مالک پیدا نہ ہوا۔ تو توکل عجیب چیز ہے۔

آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی نے صحابہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین اور یہ یقین کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کے وہ اعلیٰ معیار قائم کردئے تھے جو کسی سے چھپے ہوئے نہیں۔ یہاں مَیں ایک روایت پیش کرتا ہوں جس میں اللہ تعالیٰ پر توکل اور دعا کی قبولیت پر یقین کا پتہ چلتا ہے۔ اور دعا ہمیں بھی کرنی چاہئے۔

حضرت طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابودرداء کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میرا گھر نہیں جلا۔ پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرا گھر نہیں جلا۔ پھر تیسرا شخص آیا اور کہا کہ اے ابودرداءؓ! آگ لگی تھی اور جب آپ کے گھر کے قریب پہنچی تو بجھ گئی۔ آپؓ نے فرمایا کہ مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا۔

حاضرین مجلس نے حضرت ابودرداء سے کہا کہ آپؓ کی دونوں باتیں عجیب ہیں۔ پہلے (یہ کہنا) کہ میرا گھر نہیں جلا اور پھر یہ کہنا کہ مجھے علم تھا کہ اللہ ایسا نہیں کرے گا۔ آپؓ نے فرمایا کہ یہ مَیں نے ان کلمات کی وجہ سے کہا تھا جو مَیں نے آنحضور ﷺ سے سنے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے یہ کلمات صبح کے وقت کہے اسے شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اسے صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَلَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم۔ یعنی اے میرے اللہ! تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مَیں تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور تو ہی عرش عظیم کا رب ہے۔ اور جو تو نے چاہا ہوگیا اور جو نہ چاہا وہ واقعہ نہ ہوا۔ اعلیٰ اور عظمت والے اللہ کے سوا کسی کو کوئی طاقت حاصل نہیں۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اے اللہ مَیں اپنے نفس کے شر اور ہر اس جاندار کے شر سے جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ یقیناً میرا رب سیدھے راستہ پر ہے۔

تو یہی توکل تھا جس کی مثالیں ہمیں اس زمانہ میں بھی نظر آتی ہیں کہ باوجود اس کے کہ چاروں طرف آگ پھیلی ہوئی تھی لیکن اس یقین پر قائم رہنے کی وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا کا وعدہ ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب کو اسی وعدہ نے گھر میں بٹھائے رکھا جبکہ اردگرد چاروں طرف آگ تھی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے بارش کے ذریعہ سے ان تک اس آگ کو پہنچنے نہ دیا اور یہ آگ ان کے گھر تک پہنچنے سے پہلے ہی بجھ گئی۔

تو یہ مثالیں ہمیں پھر نظر آتی ہیں جو ایمان اور یقین میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ روزمرہ کے معاملات میں بھی توکل کی کمی بہت سی برائیوں میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ مثلاً غلط بیانی ہے، جھوٹ ہے، جو انسان بعض دفعہ اپنے آپ کو کسی سزا سے بچانے کے لئے بول لیتا ہے۔ یا افسر کی ناراضگی سے بچنے کے لئے غلط بیانی سے یا جھوٹ سے کام لیتا ہے اور اس بات پر بڑے خوش ہوتے ہیں کہ دیکھو مَیں نے عدالت کو یا افسر کو ایسا چکر دیا اور اپنے حق میں فیصلہ کروالیا۔ اور اس کے علاوہ پھر افسروں کی خوشامد ہے۔ یہ اس قدر گر کر ناجائز حد تک جی حضوری کی عادت پیدا ہو جاتی ہے کہ دوسروں کو دیکھ کر بھی اس سے کراہت آ رہی ہوتی ہے کہ اس نے اپنے افسر کو خدا بنالیا ہے۔ اپنا رازق ایسے لوگ اپنے افسروں کو ہی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ذرا سا بھی توکل نہیں ہوتا۔ اس پر یقین ہی نہیں ہوتا اور پھر آہستہ آہستہ ایسے لوگ بندے کو بھی خدا کا درجہ دے دیتے ہیں۔ تو دیکھیں غیر محسوس طریقے سے جھوٹ اور جھوٹی خوشامد شرک کی طرف لے جاتی ہے اور پھر اس طرف دھیان ہی نہیں جاتا کہ وہ سمیع و علیم خدا بھی ہے جو میرے حالات بھی جانتا ہے، جس کے آگے مَیں جھکوں، اپنی تکالیف بیان کروں، اپنے معاملات پیش کروں۔ تو وہ دعاؤں کو سننے والا ہے، وہی میری مدد کرے گا، اور مشکلات سے نکالے گا اور نکالنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اسی پر مَیں توکل کرتا ہوں۔ تو یہ باتیں پھر جھوٹوں اور خوشامدیوں کے دماغوں میں کبھی آ ہی نہیں سکتیں۔ پس ہر احمدی کو ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور اس طریق پر چلنا چاہئے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائے اور جن کو اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عمل سے ہمارے سامنے رکھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ”مجھے یاد ہے مَیں نے ایک مرتبہ امرتسر ایک مضمون بھیجا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خط بھی تھا۔ رلیارام کے وکیل ہند اخبار کے متعلق تھا۔ میرے اس خط کو خلاف قانون ڈاکخانہ قرار دے کر مقدمہ بنایا گیا۔ وکلاء نے بھی کہا کہ اس میں بجز اس کے رہائی نہیں جو اس خط سے انکار کر دیا جاوے، گویا جھوٹ کے سوا بچاؤ نہیں۔ مگر مَیں نے اس کو ہرگز پسند نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو، جھوٹ نہیں بولوں گا۔ آخر وہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ ڈاکخانوں کا افسر بحیثیت مدعی حاضر ہوا۔ مجھ سے جس وقت اس کے متعلق پوچھا گیا تو مَیں نے صاف طور پر کہا کہ یہ میرا خط ہے مگر مَیں نے اس کو جزو مضمون سمجھ کر اس میں رکھا ہے۔ مجسٹریٹ کی سمجھ میں یہ بات آگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بصیرت دی۔ ڈاکخانوں کے افسر نے بہت زور دیا مگر اس نے ایک نہ سنی اور مجھے رخصت کر دیا۔ مَیں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گزارہ نہیں۔ مَیں اب تک بھی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ اس نے ہماری رعایت رکھی اور ایسی رعایت رکھی جو بطور نشان کے ہوگئی۔ ﴿مَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ﴾۔ (الطلاق:۴)۔ (ملفوظات جلد چہارم۔ جدید ایڈیشن۔ صفحہ ۲۳۶۔۲۳۷)

﴿ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

اَدُّوْا زَکٰوۃَ کُمْ

تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

پھر میاں بیوی کے جھگڑے ہیں یہ بھی توکل میں کمی کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔ اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عورتوں میں قناعت کا مادہ کم ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے خاوند کی جیب کو دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کھولے، اپنے دوستوں، سہیلیوں یا ہمسایوں کی طرف دیکھتی ہیں جن کے حالات ان سے بہتر ہوتے ہیں۔ اور پھر خرچ کر لیتی ہیں، پھر خاوندوں سے مطالبہ ہوتا ہے کہ اور دو۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت مزید بگڑتی ہے اور اس قدر بے صبری کی حالت اختیار کر لیتی ہے کہ بعض دفعہ باوجود اس کے کہ دو دو تین تین بچے بھی ہو جاتے ہیں لیکن اس بے صبری کی قناعت کی وجہ سے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل نہ ہونے کی وجہ سے۔ کیونکہ ایسے لوگ صرف دنیاداری کے خیالات سے ہی اپنے دماغوں کو بھرے رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر اس وجہ سے یقین بھی کم ہو جاتا ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ پر یقین نہ ہو تو پھر اس کے سامنے جھکتے بھی نہیں، اس سے دعا بھی نہیں کرتے۔ تو یہ ایک سلسلہ جب چلتا ہے تو پھر دوسرا سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے نہ ہوں ان پر توکل کیسے رہ سکتا ہے۔ تو ایسی عورتیں پھر اپنے گھروں کو برباد کر دیتی ہیں۔ خاوندوں سے علیحدہ ہونے کے مطالبے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک برائی سے دوسری برائی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے لیکن یہ صرف عورتوں کی حد تک نہیں ہے بلکہ ایسے مرد بھی ہیں جن کو مَیں کہوں گا کہ، جن میں غیرت کی کمی ہے جو اپنی بیوی سے مطالبے کر رہے ہوتے ہیں کہ تم جہیز میں جو زیور لائی ہو مجھے دو تاکہ مَیں کاروبار کروں۔ یا جو رقم اگر نقد ہے تو وہ مجھے دو تاکہ مَیں اپنے کاروبار میں لگاؤں۔ اگر تو میاں بیوی کے تعلقات محبت اور پیار کے ہیں تو آپس میں افہام و تفہیم سے عورتیں دے بھی دیتی ہیں۔ لیکن اگر عورت کو پتہ ہو کہ میرا خاوند نکھٹو ہے، اس میں اتنی استعداد ہی نہیں ہے کہ وہ کاروبار کر سکے اور یہ احساس ہو کہ کچھ عرصہ بعد میرا جو اپنا سرمایہ ہے، رقم ہے وہ بھی جاتی رہے گی اور گھر میں پھر فاقہ زدگی پیدا ہو جائے گی اور وہی حالات ہو جائیں گے تو وہ نہیں دیتیں اور اس سے لڑائی جھگڑے بڑھتے ہیں۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض دفعہ تھوڑی بے غیرتی کی حد آگے بھی چلی جاتی ہے جب ایک دفعہ بے غیرت انسان ہو جائے تو یہ مطالبہ ہو جاتا ہے کہ بیوی کو کہا جاتا ہے کہ تمہارا باپ کافی پیسے والا ہے، امیر ہے اس لئے مجھے اتنی رقم اس سے لے کر دو تاکہ مَیں کاروبار کروں۔ اور اس میں لڑکے کے گھر والے بھائی بہن وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں جو اس کو اکساتے رہتے ہیں کہ تم اس رقم کا مطالبہ کرو۔ تو گویا اب لڑکی کے پورے سسرال کو پالنا اس کی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ تو ایسے لوگ جو اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں وہ ہمیشہ وہی ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھکنے والے اور اس پر توکل نہ کرنے والے اور اس کے احکامات اور تعلیم پر عمل نہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبادات، جو حق ہے عبادت کرنے کا اس طرح نہ کرنے والے ہوں ان میں کبھی توکل پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ جب عائلی معاملات میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو ان حالات میں بھی عورتوں پر ہی ظلم یہ ہوتا ہے کہ اگر مردوں کی ڈیمانڈ (Demand) پوری نہ کی جائیں تو ان کو گھر سے نکال دیا جاتا ہے اور بڑی تکلیف دہ صورتحال ہوتی ہے۔ اور یہ ایسی صورت حال ہے جو سامنے آتی ہیں جن کا مَیں ذکر کر رہا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ایسے گھروں کو عقل اور سمجھ سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر گھر، ہر احمدی گھرانہ پیار اور محبت اور الفت کا نمونہ دکھانے والا ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ''اصلاح نفس اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا التقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

مَیں پھر کہتا ہوں کہ مسلمانوں اور خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر مسلمانوں کو ناز کرنا چاہئے۔ اور دوسرے مذاہب کے آگے تو دعا کے لئے گندے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور وہ توجہ نہیں کر سکتے ...... ایک عیسائی جو خونِ مسیح پر ایمان لا کر سارے گناہوں کو معاف شدہ سمجھتا ہے اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ دعا کرتا رہے۔ اور ایک ہندو جو یقین کرتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہوتی اور تناسخ کے چکر سے رہائی ہی نہیں ہے وہ کیوں دعا کے واسطے ٹکریں مارتا رہے گا۔ وہ تو یقیناً سمجھتا ہے کہ کتے، بلے، بندر، سؤر بننے سے چارہ ہی نہیں ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ یہ اسلام کا فخر اور ناز ہے کہ اس میں دُعا کی تعلیم ہے۔ اس میں کبھی سستی نہ کرو اور نہ اس سے تھکو''۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۶۔۲۶۷)

معاشرے میں آج کل بہت سارے جھگڑوں کی وجہ طبیعتوں میں بے چینی اور مایوسی کی وجہ سے ہوتی ہے جو حالات کی وجہ سے پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اور یہ مایوسی اور بے چینی اس لئے بھی زیادہ ہو گئی ہے کہ دنیاداری اور مادیت پرستی اور دنیاوی چیزوں کے پیچھے دوڑنے کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کم ہو گیا ہے اور دنیاوی ذرائع پر انحصار زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے اگر اپنی زندگیوں کو خوشگوار بنانا ہے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دعاؤں پر زور دیں اور اسی سے آپ کی دنیا اور عاقبت دونوں سنوریں گی۔ اور یہی توکل جو ہے آپ کا آپ کی زندگی میں بھی اور آپ کی نسلوں میں بھی آپ کے کام آئے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''اصل میں توکل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو کامیاب و بامراد بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (الطلاق: ۴) جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے بشرطیکہ سچے دل سے توکل کے اصل مفہوم کو سمجھ کر صدق دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر کرنے والا اور مستقل مزاج ہو، مشکلات سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹ جاوے''۔

''اور اس کے کام بھی ایسے ہی ہیں۔ پس انسان کو لازم ہے کہ اس کا غم نہ کرے اور آخرت کا فکر زیادہ رکھے۔ اگر دین کے غم انسان پر غالب آجاویں تو دنیا کے کاروبار کا خود خدا متکفل ہو جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۵۲۔ مطبوعہ لندن)

ایک حدیث ہے جس میں بہت ہی پیاری ایک دعا سکھائی گئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب تہجد پڑھتے تو یہ دعا کرتے کہ اے ہمارے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، آسمان اور زمین کو تو ہی قائم رکھنے والا ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو ہی زمین اور آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تُو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا نور ہے۔ تو حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے میرے اللہ! مَیں تیری ہی فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لایا ہوں اور تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور اپنے تمام جھگڑے تیرے ہی حضور پیش کرتا ہوں اور تجھ سے ہی فیصلہ طلب کرتا ہوں۔ میری اگلی اور پچھلی، ظاہری اور پوشیدہ خطائیں معاف فرما اور وہ خطائیں جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ دعائیں کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Main Bazar Qadian (INDIA)

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear

چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

Ph. 01872-221672,(S)) 220260 (R) E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ۔ پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares
Ambassador
&
Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے

بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشو و نما کے قابل ہوتا ہے

(قرآن مجید، احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے شرائط بیعت کی تفصیلات کا بیان)

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے موقع پر اختتامی خطاب)

(تیسری اور آخری قسط)

تیسری شرط بیعت کی یہ ہے کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اوزاپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

پنج وقتہ نمازوں کا التزام کرو

اس شرط میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں نمبر ایک تو یہی ہے کہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق پانچ وقت نمازوں بلا ناغہ ادا کرے گا۔ اللہ اور رسول کا حکم ہے مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے۔ اور ان بچوں کیلئے بھی جو دس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ نماز وقت پر ادا کرو۔ مردوں کیلئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔ مسجدوں میں جاؤ، ان کو آباد کرو، اس کے فضل تلاش کرو۔ پنج وقتہ نماز کے بارہ میں کوئی چھوٹ نہیں۔ اور سفر میں بھی کچھ رعایت تو ہے یا بیماری میں بھی رعایت ہے۔ یا جیسے یہ ہے کہ جمع کرلو، قصر کرلو۔ اور اگر بیماری میں مسجد نہ جانے کی چھوٹ ہے تو ان باتوں سے اندازہ ہو جانا چاہئے کہ نماز باجماعت کی کتنی اہمیت ہے۔ اب میں مزید کچھ اقتباسات پڑھتا ہوں اس کی اہمیت کے بارہ میں لیکن یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر بیعت کنندہ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو بیچنے کا عہد کر رہے ہیں لیکن کیا اس واضح قرآنی حکم کی پابندی بھی کر رہے ہیں۔ ہر احمدی اپنے نفس کیلئے خود مذکر ہے، خود اپنا جائزہ لیں، خود دیکھیں۔ اگر ہم خود ہی اپنے آپ کو، اپنے نفس کو ٹٹولنے لگیں تو ایک عظیم انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (النور: ۵۷)۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ پھر سورۃ طٰہٰ آیت ۱۵ میں ہے۔ ﴿اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا. فَاعْبُدْنِیْ. وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ﴾۔ یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کرو اور میرے ذکر کیلئے نماز کو قائم کرو۔ اور اس طرح بے شمار دفعہ قرآن مجید میں نماز کے بارہ میں حکم آئے ہیں۔ ایک حدیث میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ (مسلم کتاب الایمان۔ باب بیان اطلاع اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔ (ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اول مایحاسب بہ العبد)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے''۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۸ طبع اول)

آپ مزید فرماتے ہیں: ''اے وے تمام لوگو! اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی۔ وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

آپ فرماتے ہیں: ''نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بیخبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے۔ اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعائیں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کرلیا کرو تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۔۶۹)

پھر آپ نے فرمایا: ''نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعے سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے...... جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوحؑ کے وقت میں نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔ حج بھی انسان کے لئے مشروط ہے، روزہ بھی مشروط ہے، زکوٰۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں۔ سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں مگر اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔ اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۸۳ جدید ایڈیشن)

نماز میں ذوق کس طرح حاصل ہو۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ''اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا ہوں (یہ دعا کرنی چاہئے ہر آدمی کو) اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

فرمایا: ''جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۱۶ جدید ایڈیشن)

نماز تہجد کا التزام کریں

پھر اس تیسری شرط میں یہ ہے کہ نماز تہجد پڑھے۔ ایک حدیث ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کا آخری پہر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سماء دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے رزق طلب کرے تو میں اسے رزق عطا کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے اپنی تکلیف کے دور کرنے کے لئے دعا کرے تو میں اس کی تکلیف کو دور کروں۔ اللہ تعالیٰ یونہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔ تو بہت سارے لوگ دعاؤں کے لئے لکھتے ہیں۔ خود بھی اس طریق پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی نازل ہوتے دیکھیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ اگر اس نے اٹھنے میں پس و پیش کیا تو اس کے منہ پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔ (ابو داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائیگا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جبتک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔ لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۲)

آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں

اسی شرط بیعت میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی کوشش کرتا رہے گا، درود بھیجے گا، اس میں باقاعدگی اختیار کرے گا۔ اس بارہ میں ایک حدیث ہے کہ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا: میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو جو جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو ملے گا۔ اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

(صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب القول مثل قول المؤذن سمعہ ثم یصلی علی النبی ﷺ......)

تو یہ سب کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے، خدا تک پہنچنے کے لئے، اپنی دعاؤں کو اللہ کے حضور قبولیت کا درجہ دلوانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں اور اس کا سب سے بہترین ذریعہ جس طرح حدیث میں آیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے، یہی ہے کہ بہت زیادہ درود پڑھنا چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درود کی برکات کا ذاتی تجربہ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے ﴿وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ﴾ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ دو سقے آئیں ہیں ایک اندرونی راستے سے اور دوسرا بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ' ھٰذَا مَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ' یعنی یہ برکات اس درود کی وجہ سے ہیں جو تُو نے محمد ﷺ پر بھیجا تھا۔

استغفار میں مداومت اختیار کرو

پھر اس تیسری شرط میں استغفار کے بارہ میں بھی ہے۔ اس بارہ میں ایک حدیث ہے۔ ابی بردہ بن ابی موسیٰؓ اپنے والد ابو موسیٰؓ کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کو دو امانتیں دینے کے بارہ میں وحی نازل کی جو یہ ہیں۔ ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ. وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال:۳۴) یعنی اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے، جب تک تو ان میں موجود ہو اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش طلب کرتے ہوں۔ پس جب میں ان سے الگ ہوا تو میں نے ان میں قیامت تک کے لئے استغفار چھوڑا۔ (جامع ترمذی. کتاب تفسیر القرآن تفسیر سورۃ الانفال)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے (یعنی استغفار کرتا رہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اس کی ہر مشکل سے اس کی کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جن کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ (سنن ابی داود. کتاب الوتر. باب فی الاستغفار)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پاکر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا۔ کیونکہ غَفَرَ جس سے اِستغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ گویا استغفار سے یہ مطلب ہے کہ خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے۔ اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے۔ بلکہ الوہیت کی چادر میں لیکر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے۔ یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے اور اس کی برہنگی کے بداثر سے بچائے۔ سو چونکہ خدا مبدءِ فیض ہے۔ اور اس کا نور ہر ایک تاریکی کے دور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے اس لئے پاک زندگی حاصل کرنے کے لئے یہی طریق مستقیم ہے کہ ہم اس خوفناک حالت سے ڈر کر اس چشمۂ طہارت کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائیں تا وہ چشمہ زور سے ہماری طرف حرکت کرے اور تمام گند کو یکدفعہ لے جائے۔ خدا کو راضی کرنے والی اس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم درحقیقت اس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اس کے آگے رکھ دیں۔" (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب. روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۶،۳۴۷)

پھر آپؑ نے فرمایا: "جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے ان کی کمزوری دور ہو سکتی ہے اور وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہیں۔ اور اگر ایسے لوگ ہیں کہ گنہگار ہو چکے ہیں تو استغفار ان کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہیں رہ سکتی۔ اور جرائم پیشہ جو استغفار نہیں کرتے یعنی خدا سے طاقت نہیں مانگتے۔ وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہیں"۔ (کشتی نوح. روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۴)

اللہ تعالیٰ کی حمد

پھر اس تیسری شرط میں ایک یہ بات بھی تھی کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہے گا۔ اس بارہ میں ایک حدیث ہے مختصر کرتا ہوں۔

نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: "جو شخص تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بھی شکریہ ادا نہیں کر پاتا۔ اللہ تعالیٰ کی نعماء کا ذکر خیر کرنا بھی شکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعماء کا ذکر خیر نہ کرنا ناشکری ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۷۸ مطبوعہ بیروت)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور کوئی انسان یا مخلوق واقعی اور حقیقی طور پر حمد و ثنا کا مستحق نہیں ہے۔ اگر انسان بغیر کسی قسم کی غرض کی ملونی کے دیکھے تو اس پر بدیہی طور پر کھل جاوے گا کہ کوئی شخص جو مستحق حمد قرار پاتا ہے وہ یا تو اس لئے مستحق ہو سکتا ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جبکہ کوئی وجود نہ تھا اور نہ کسی وجود کی خبر تھی وہ اس کا پیدا کرنیوالا ہو۔ یا اس وجہ سے کہ ایسے زمانہ میں کہ کوئی وجود نہ تھا اور نہ معلوم تھا کہ وجود اور بقاء وجود اور حفظِ صحت اور قیام زندگی کے لئے کیا کیا اسباب ضروری ہیں اس نے وہ سب سامان مہیا کئے ہوں۔ یا ایسے زمانہ میں کہ اس پر بہت سی مصیبتیں آ سکتی تھیں اس نے رحم کیا ہو اور اس کو محفوظ رکھا ہو۔ اور یا اس وجہ سے مستحق تعریف ہو سکتا ہے کہ محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہ کرے اور محنت کرنے والوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرے۔ اگرچہ بظاہر اجرت کرنے والے کے حقوق کا دینا معاوضہ ہے۔ لیکن ایسا شخص بھی محسن ہو سکتا ہے جو پورے طور پر حقوق ادا کرے۔ یہ صفات اعلیٰ درجہ کی ہیں جو کسی کو مستحق حمد و ثنا بنا سکتی ہیں۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ حقیقی طور پر ان سب محامد کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کامل طور پر ان صفات سے متصف ہے اور کسی میں یہ صفات نہیں ہیں۔ .... غرض اوّلاً بالذات اکمل اور اعلیٰ طور سے خدا تعالیٰ ہی مستحق تعریف ہے۔ اس کے مقابلہ میں کسی دوسرے کا ذاتی طور پر کوئی بھی استحقاق نہیں۔ اگر کسی دوسرے کو استحقاق تعریف کا ہے تو صرف طفیلی طور پر ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا رحم ہے کہ باوجودیکہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ مگر اس نے طفیلی طور پر بعض کو اپنے محامد میں شریک کر لیا ہے۔

(روئداد جلسہ دعا۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۹۸ تا ۶۰۲)

جماعت کو عمومی نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: " اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائیگا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مریگا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آ جاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔ تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آ جاؤ۔ کہ وہ تمہیں قبول کریگا۔" (کشتی نوح. روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

اب باقی شرائط جو میں نے تفصیل کی وجہ سے رکھی نہیں تھیں کیونکہ بہت لمبی تفصیل ہو جائے گی۔ یہ بھی مَیں نے کافی مختصر کی ہیں۔ لیکن پڑھ دیتا ہوں۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

اب ہم پر یہی الزام لگایا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ ہم آنحضرت ﷺ کے منکر ہیں۔ جبکہ شرائط بیعت میں یہ ہے کہ ہم تو آپ کو ماننے والے کو، آپ کی طرف منسوب ہونے والے کو، کوئی تکلیف بھی دینا گوارا نہیں کر سکتے۔

پھر پانچویں شرط یہ ہے کہ ہر حال رنج و راحت، عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ خدا تعالیٰ سے یہ ذاتی محبت ہر احمدی کی بڑھتی چلی جائے اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہ آئے۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ اتباع رسم و متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر اقرار میں دستور العمل قرار دے گا۔

تو یہ بھی بہت اہم چیز ہے۔ بہت ساری ایسی عادتیں ہیں جن کو چھوڑنا ہو گا۔ جبکہ ہم نے اپنے آپ کو اس عہد بیعت سے باندھ لیا ہے۔

ساتویں شرط یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو تو یہ الہام بھی ہوا تھا کہ " تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں"۔ اب آپ کے ماننے والوں، آپ کے حلقۂ بیعت میں شامل ہونے والوں کی ترقی تو اس عاجزی کے ساتھ ہی ہے اور ان عاجزانہ راہوں میں ہو گی۔ تکبر تو ویسے بھی شیطان کا فعل ہے، اس سے بچنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

پھر آٹھویں شرط یہ ہے کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ یہ بھی بڑی بنیادی چیز ہے اس لئے جماعت کی ساری

ذیلی تنظیموں میں جو عہد دہرائے جاتے ہیں ان میں یہ شرط رکھی جاتی ہے۔

نویں شرط یہ ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

پہلے ہی چوتھی شرط میں یہ تھا کہ کسی کو تکلیف ہمارے سے نہیں پہنچے گی۔ اب یہ کہ نہ صرف تکلیف نہیں پہنچے گی بلکہ ہر احمدی اس بات کی کوشش کرتا رہے گا کہ تمام مخلوق خدا کو ہم سے جتنا فائدہ پہنچ سکتا ہے پہنچے۔ اور بہت سے احمدی مختلف شعبوں، مختلف پیشوں میں ہیں۔ وکیل ہیں، غریبوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ہیں، غریبوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ استاد ہیں، پروفیسر ہیں تو جس حد تک کسی کی مدد کی جا سکتی ہے کرنی چاہئے۔

دسویں شرط یہ ہے کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف مان کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

تو اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہر بیعت کرنے والے سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ خدا کی خاطر یہ عہد کرتا ہے کہ تمام معروف فیصلوں میں میری اطاعت کرے گا اور اس پر مرتے دم تک قائم رہے گا۔ اور یہ جو تمام شرائط اوپر بیان ہو چکی ہیں یہ معروف حکم ہے۔ تو ان کی پابندی کرنا یہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس کا تعلق اور عشق اور فرمانبرداری آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق، آپ کے غلام، آپ کے روحانی فرزند کے ساتھ اس طرح ہوگی جس کی مثال دنیا کے کسی رشتہ میں نہ ملتی ہو۔ کیونکہ اب آنحضرت ﷺ سے تعلق اور پھر خدا سے تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے سے ہی ہوگا، اس کے سوا تمام راستے بند ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے اور ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر جو تکلیف اٹھا کر جلسہ میں محبت اور اخوت قائم کرنے کے لئے اور اللہ اور رسول کی باتیں سننے کے لئے جمع ہوئے بے شمار رحمتیں اور فضل فرمائے۔ ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔ خیریت سے گھروں کو لے جائے اور جو کچھ ان دنوں میں آپ نے دین کی باتیں سیکھی ہیں اللہ ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور احمدی مسلمان بنائے ہمیں اپنے عہد بیعت پر قائم رہنے اور اس پر عمل کرنے والا بنائے۔ خدا اور اس کے رسول ﷺ کی سچی اور کامل اطاعت کرنے والا بنائے۔ ہم سے کبھی کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت پر کوئی حرف آئے۔ اے اللہ تو ہماری غلطیوں کو معاف فرما۔ ہماری پردہ پوشی فرما۔ ہمیں ہمیشہ اپنے فرمانبرداروں اور وفاداروں میں لکھ۔ ہمیں ہمارے عہد وفا اور بیعت پر قائم رکھ، ہمیں اپنے پیاروں میں شامل رکھ، ہماری نسلوں کو بھی اس عہد کو نبھانے کی توفیق دے۔ کبھی ہمیں اپنے سے جدا نہ کرنا۔ ہمیں اپنی سچی معرفت عطا کر۔ اے ارحم الراحمین خدا ہم پر رحم فرما اور ہماری ساری دعائیں قبول فرما۔ ہمیں ان تمام دعاؤں کا وارث بنا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لئے، اپنی جماعت میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے کیں۔

اب اس دعا کے بعد ان دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اب دعا ہوگی اس میں اسیران راہ مولیٰ کو بھی یاد رکھیں جو محض خدا کی خاطر جیلوں میں بند ہیں۔ اور ان دنوں جبکہ پاکستان میں گرمی بھی بڑی شدت کی ہوتی ہے اور تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور حالات بھی جیلوں کے ایسے ہیں کہ نا قابل برداشت ہوتے ہیں۔ ان کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے اور محض اور محض اپنے فضل سے جماعت کے حق میں بہتر سامان، پاکستان میں بھی اور ایسی جگہوں پر بھی جہاں جماعت پر سختی اور تنگی ہے پیدا فرمائے۔ شہداء اور ان کے خاندانوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ خود ان کا نگہبان ہو۔ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کے بچوں کو بھی جماعت کے لئے انسانیت کے لئے مفید وجود بنائے۔ عالم اسلام کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی سمجھ دے کہ وہ اللہ اور رسول کے احکامات کو سمجھنے والے ہوں۔ اسی طرح آج کل اسلام کو ختم کرنے کی، اسلام کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بھی محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیر و عافیت سے اپنی حفاظت میں اپنے گھروں میں واپس لے جائے۔ کبھی کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ ہمیشہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ پہلے بھی میں عرض کر چکا ہوں کہ بعض لوگ جلد بازی میں تیز ڈرائیونگ کر رہے ہوتے ہیں جو ڈرائیونگ کرنے والے ہیں۔ یا تھکے ہوتے ہیں، نیند آ رہی ہوتی ہے، تو ایسی صورت میں سفر نہ کریں بلکہ آرام کر کے، ریسٹ کر کے، سفر کریں اور ٹریفک قوانین کی پابندی کریں اور احتیاط سے ڈرائیو کریں۔ اب دعا کر لیں۔ (اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی)

❀❀ ❀❀

رمضانُ المبارک کا مقدّس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

احباب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ہر صاحب نصاب مسلمان کے لئے اسکی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کیطرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کے اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الاداز کوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہٖ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما

صدقات

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک لازمی چندہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسکی شرح سالانہ آمد کا 1/120 ہے۔ جو ہر شخص کی ماہوار آمد کے 1/10 کے برابر ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی ماہوار آمد مبلغ -/1000 روپیہ ہے تو اس کے لئے سال بھر میں صرف ایک مرتبہ -/100 روپیہ ادا کرنا ہے۔

صدقۃُ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر:- تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اسکی طرف سے اسکے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ غلام اور نوزائدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں دو کلو 750 گرام غلہ یا اسکی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص پوری شرح کے مطابق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف شرح پر بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔ قادیان اور اس کے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت -/18 روپئے بنتی ہے۔ اسلئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/18 روپئے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تا بیوگان، یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جا سکے۔ دفتر وکالت مال لندن کے سرکلر VMA 7547/19-11-01 کے مطابق صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہرصورت مرکزی ریزرو فنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔ بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس امر کا فیصلہ کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہے کہ اس 9/10 حصہ میں سے بھی کسقدر رقم مقامی مستحقین میں تقسیم کی جائے اور کس قدر مرکز میں بھجوائی جائے۔ ہر جماعت میں صدقۃ الفطر کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جانا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔

اب جبکہ جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک جلسہ سالانہ کا چندہ ادا نہیں کیا ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اسکی ادائیگی کریں۔ عہدیداران جماعت اور جملہ مبلغین و معلمین کرام سے بھی اس سلسلہ میں مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

یاجوج و ماجوج اور دجال و سقوط عراق

محمد عظمت اللہ قریشی
سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں۔

ا۔ مسیح الدجال جس کا ترجمہ ہے کہ خلیفہ ابلیس۔ کیوں کہ دجال ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو اس کا اسم اعظم ہے جس کے معنے ہیں کہ حق کو چھپانے والا اور جھوٹ کو رونق اور چمک دینے والا اور ہلاکت کی راہوں کو کھولنے والا اور زندگی کی راہوں پر پردہ ڈالنے والا اور یہی مقصود اعظم شیطان ہے اس لئے یہ اسم اس کا اسم اعظم ہے اور اس کے مقابل پر ہے مسیح اللہ الحی القیوم جس کا ترجمہ ہے خدائے حی و قیوم کا خلیفہ اللہ حی قیوم بالا تفاق خدا کا اسم اعظم ہے جس کے معنے ہیں روحانی اور جسمانی طور پر زندہ کرنے والا اور ہر دو قسم کی زندگی کا دائمی سہارا اور قائم بالذات اور سب کو اپنی ذاتی کشش سے قائم رکھنے والا اور اللہ جس کا ترجمہ ہے وہ معبود یعنی وہ ذات جو غیر مدرک اور فوق العقول اور وراء الوراء اور دقیق در دقیق ہے جس کی طرف ہر ایک چیز عابدانہ رنگ میں یعنے عشقی فنا کی حالت میں جو نظری فنا ہے یا حقیقی فنا کی حالت میں جو موت ہے رجوع کر رہی ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ یہ تمام نظام اپنے خواص کو نہیں چھوڑتا گویا ایک حکم کا پابند ہے اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ جو خدا تعالیٰ کا اسم اعظم ہے یعنی اللہ الحی القیوم اس کے مقابل پر شیطان کا اسم اعظم الدجال ہے اور خدا تعالیٰ نے چاہا کہ آخری زمانہ میں اس کے اسم اعظم اور شیطان کے اسم اعظم کی ایک کشتی ہو جیسا کہ پہلے بھی آدم کی پیدائش کے وقت میں ایک کشتی ہوئی ہے پس جیسا کہ ایک زمانہ میں خدا نے شیطان کو ایوب پر مسلط کر دیا تھا، ایسا ہی اُس نے اُس کشتی کے وقت اسلام پر شیطان کو مسلط کیا اور اس کو اجازت دے دی کہ اب تو اپنے تمام سواروں اور پیادوں کے ساتھ اسلام پر بیشک حملہ کر تب شیطان نے جیسا کہ اس کی عادت ہے ایک قوم کو اپنا مظہر بنایا اور اسلام پر ایک سخت حملہ کیا اور خدا نے اپنے اسم اعظم کا ایک شخص کو مظہر بنایا اور اس کو ایک حالت فنا عطا کر کے اپنی طرف رجوع دیا تا حقیقی عبادت کے رنگ میں المعبود کے ساتھ اس کا تعلق ہو۔ اور اُس کا نام احمد رکھا...... غرض چونکہ احمد کا نام خدا تعالیٰ کے اسم اعظم کا کامل ظل ہے اس لئے احمد کے نام کو ہمیشہ شیطان کے مقابل پر فتحیابی ہوتی ہے......

دوسری قسم کی مخلوق جو مسیح موعود کی نشانی ہے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا ہے توریت میں ممالک مغربیہ کی بعض قوموں کو یاجوج ماجوج قرار دیا ہے۔ اور ان کا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ٹھہرایا ہے قرآن شریف نے اس قوم کیلئے ایک نشانی یہ لکھی ہے کہ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ یعنی ہر ایک فوقیت ارضی ان کو حاصل ہو جائے گی اور ہر ایک قوم پر وہ فتحیاب ہو جائیں گے۔ دوسرے اس نشانی کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ آگ کے کاموں میں ماہر ہوں گے یعنی آگ کے ذریعہ سے اُن کی لڑائیاں ہوں گی اور آگ کے ذریعہ سے ان کے انجن چلیں گے اور آگ سے کام لینے میں وہ بڑی مہارت رکھیں گے اسی وجہ سے ان کا نام یاجوج ماجوج ہے کیونکہ اجیج آگ کے شعلہ کو کہتے ہیں اور شیطان کے وجود کی بناوٹ بھی آگ سے ہے جیسا کہ آیت خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ سے ظاہر ہے اس لئے قوم یاجوج ماجوج سے اس کو ایک فطرتی مناسبت ہے اسی وجہ سے یہی قوم اس کے اسم اعظم کی تجلی کیلئے اور اس کا مظہر اتم بننے کیلئے موزون ہے

(177,170,169 تحفہ گولڑویہ)

حضور نے (مراد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرمایا۔ ایک بات میں سناتا ہوں کہ اس سورۃ کے آخر میں ولا الضالین ہے اس پر شد بھی ہے مد بھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کی حکومت شد و مد سے ہوگی (یعنی زور و شور سے)

الفرقان فروری 1963 صفحہ 37۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج و ماجوج (کوئی دیو یا بھوت نہیں ہیں بلکہ) اولاد آدم ہیں اگر انہیں کھول دیا جائے تو لوگوں کی معاشی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیں اور یاد رکھو کہ اگر ان میں سے ایک مرے گا تو ہزار یا ہزار سے بھی زائد چیلے اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا اور ان کے پیچھے تین قومیں ہیں یعنی تاول تاریس اور مسک"۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالہ ثقات)

بائبل مکاشفہ باب ۱۳ میں لکھا ہے۔

اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے ہوئے دیکھا...... اس کی شکل تیندوے کی سی تھی اور پاؤں ریچھ کے سے...... بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کیلئے اسے ایک منہ دیا گیا اور اسے بیالیس مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا اور اس نے خدا کی نسبت کفر بکنے کیلئے منہ کھولا کہ اس کے نام اور اس کے خیمہ یعنی آسمان کے رہنے والوں کی نسبت کفر بکے اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑے اور اُن پر غالب آئے اور اُسے ہر قبیلہ اور اُمت اور اہل زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اس برہ کی کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اس حیوان کی پرستش کریں گے" (مکاشفہ باب ۱۳)

اسی طرح لکھا ہے۔

اور جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا اور اُن قوموں کو جو زمین کی چاروں طرف ہونگی یعنی یاجوج ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کیلئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ اُن کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مقدسوں کی لشکر گاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر اُن کو کھا جائے گی

(مکاشفہ باب ۱۴)

لکھا ہے بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق چلے گا اور تکبر کرے گا اور سب معبودوں سے بڑا بنے گا اور الٰہوں کے الٰہ کے خلاف بہت حیرت انگیز باتیں کہے گا اور اقبال مند ہوگا...... کسی اور معبود کو نہ مانے گا بلکہ اپنے آپ ہی کو سب سے بالا جانے گا...... وہ بیگانہ معبود کی مدد سے محکم قلعوں پر حملہ کرے گا جو اس کو قبول کریں گے ان کو بڑی عزت بخشے گا...... اور خاتمہ کے وقت میں شاہ جنوب اس پر حملہ کرے گا (حزقیل باب ۱۱)

لکھا ہے "ان دونوں بادشاہوں کے دل شرارت کی طرف مائل ہوں گے وہ ایک ہی دستر خوان پر بیٹھ کر جھوٹ بولیں گے پر کامیابی نہ ہوگی کیونکہ خاتمہ مقررہ وقت پر ہوگا۔ (دانی ایل باب ۱۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تمہارے خلاف دوسری اُمتیں ایک دوسرے کو مدد کیلئے بلائیں جس طرح کھانے والا اپنے برتن کی طرف دوسروں کو دعوت دیتا ہے یعنی تم دوسروں کی خوراک بن جاوگے اور وہ ایک دوسرے کو تم پر دعوت دیں گے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اس دن تھوڑے ہونگے؟ اور اس قلت کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا فرمایا نہیں تم اُس دن کثیر ہو گے لیکن تم اس جھاگ کی طرح ہو گے جو کہ سیلاب کے بعد ایک برساتی نالے کے کنارے پر پائی جاتی ہے یعنی نہایت درجہ ردی اور غیر مفید حالت میں ہو گے۔ اور اللہ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب مٹا دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا عرض کیا گیا کہ کمزوری سے کیا مراد ہے؟ فرمایا دنیا کی محبت اور موت کا ڈر یعنی بزدلی کی وجہ سے نیک کاموں سے رُک جانا۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن واشراط الساعۃ وغیرہ)

حضرت زینب بنت جحشؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہلاکت اور بربادی ہو عرب کے لئے اس شر اور برائی کی وجہ سے جو قریب آگئی ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سا سوراخ کھل گیا ہے آپ نے (وضاحت کیلئے) اپنی دو انگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس سے ملی ہوئی انگلی کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جب کہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں اس صورت میں کہ خبث اور برائی بڑھ جائے اور وہ نیکی پر غالب آجائے

(بخاری کتاب الفتن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت آنے سے پیشتر یہ واقعہ بھی ظہور پذیر ہوگا کہ وادی فرات سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا جس کے حصول کیلئے خونریز جنگ ہوگی فریقین کے سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے ان میں سے ہر ایک یہی کہے گا شاید میں بچ جاؤں گا ایک اور روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا عنقریب فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا لیکن جو وہاں کے رہنے والوں کے نصیب میں نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی ایک رویاء یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"مجھے اپنی ایک پرانی رویاء یاد آگئی جس کا آج کے حالات سے تعلق ہے مجھے یاد نہیں کہ میں نے پہلے آپ کے سامنے بیان کی تھی یا نہیں لیکن وہ ہے دلچسپ اور اب جو اس کی تعبیر ظاہر ہوئی ہے وہ بالکل واضح ہے جن دنوں میں ایران کا انقلاب آرہا تھا ابھی شروع ہوا تھا 1977 کی بات ہے۔

میں نے رویاء میں دیکھا کہ میں ایک جگہ نظارہ کر رہا ہوں لیکن سب کچھ دیکھنے کے باوجود گویا میں اس کا حصہ نہیں ہوں موجود بھی ہوں دیکھ بھی رہا ہوں لیکن بطور نظارے کے مجھے یہ چیز دکھائی جا رہی ہے ایک بڑے وسیع گول دائرے میں نوجوان کھڑے ہیں اور وہ باری باری عربی میں بہت ترنم کے ساتھ ایک فقرہ کہتے ہیں اور پھر انگریزی میں گانے کے انداز میں اس کا ترجمہ بھی اس طرح ترنم کے ساتھ پڑھتے ہیں اور باری باری اس طرح منظر ادلتا بدلتا ہے پہلے عربی پھر انگریزی پھر عربی پھر انگریزی اور وہ فقرہ جو اس وقت لگتا ہے جیسے قرآن کریم کی آیت...... کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے اور یہ جو مضمون ہے یہ اس طرح مجھ پر کھلتا ہے کہ نظارے دکھائے جا رہے

ہیں میں نے جیسا کہ کہا ہے میں وہاں ہوں بھی اور نہیں بھی ایک پہلو سے سامنے یہ نوجوان گا رہے ہیں اور پھر میری نظر پڑتی ہے اس کی طرف. شام مجھے یاد ہے عراق یاد ہے اور پھر ایران کی. طرف پھر افغانستان پاکستان مختلف ملک باری. باری سامنے آتے ہیں اور مضمون دماغ میں آتا ہے کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے جو عجیب واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ جو انقلابات آ رہے ہیں ان کا آخری مقصد سوائے خدا کے کسی کو پتہ نہیں ہم ان کو اتفاقی تاریخی واقعات کے طور پر دیکھ رہے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اتفاقاً رونما ہونے والے واقعات ہیں مگر رویاء میں جب وہ ملکر یہ گاتے ہیں تو اس سے یہ تاثر زیادہ قوی ہوتا چلا جاتا ہے کہ یہ اتفاقاً الگ الگ ہونے والے واقعات نہیں بلکہ واقعات کی ایک زنجیر ہے جو تقدیر بنا رہی ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں مگر ہمیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا ہو رہا ہے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جس کا ہاتھ یہ تقدیر بنا رہا ہے تو وہ رویاء تھی جو چودھری انور حسین صاحب ان دنوں تشریف لائے ان کو بھی میں نے سنائی بعض اور دوستوں کو بھی......

کہ یہ کچھ عجیب ہی بات ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑے بڑے واقعات ان واقعات کے پس پردہ رونما ہونے والے ہیں ان کے پیچھے پیچھے آئیں گے ہم جو سیاسی اندازے کر رہے ہیں یہ کچھ اور ہیں جو خدا کے اصل مقاصد ہیں وہ کچھ اور ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ افغانستان کے روس کی بیان شدہ پالیسی کا گہرا تعلق ہے کچھ سبق انہوں نے وہاں سیکھے ہیں کچھ اور سیاسی باتیں ان تجربوں میں ظاہر ہوئی ہیں کہ جن کے نتیجہ میں یہ بعد کے عظیم انقلابات پیدا ہونے شروع ہوئے۔

پس یہ جتنے بھی واقعات آج کی دنیا میں رونما ہو رہے ہیں دنیا کا ایک مورخ دنیا کا ایک سیاستدان ان کو اور نظر سے دیکھتا ہے اور اور فہم سے سمجھتا ہے مومن ان سے اور پیغام لیتا ہے اور ان پیغاموں کی روشنی میں اپنے آپ کو مستعد کرتا ہے اور اپنے آپ کو تیار کرتا ہے پس خدا کی انگلی جو اشارے کر رہی ہے وہ اب واضح تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ (الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء)

اخبار سالار بنگلور اپنی کالم نگارشات میں لکھتا ہے

پھر منڈلائی عراق پر کربلا کی بلا

حضرت سیدنا ابراہیمؑ حضرت سیدنا یونسؑ اور مشہور جادوگر ہاروت وماروت کا مشہور شہر عراق جہاں بابل و نینوا ایک تاریخی حیثیت رکھتے ہیں اور جہاں دنیا کا پہلا بادشاہ نمرود گزرا ہے اور جہاں پر شداد نے جنت بنائی اور جہاں دنیا کے اولین سپاہی (سمیری) اور بادشاہ لوگ گزرے جہاں ابتداء حضرت سیدنا نوح کے بیٹے حضرت سائم کی قوم سامی آباد ہوئی جس پر ایران کے بادشاہ سائرس نے 539 قبل مسیح حملہ کیا اور جس پر سکندر اعظم نے 331 عیسوی میں حملہ کیا جس کا نام پہلے میسوپوٹومیا تھا پھر خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے دور مبارک میں 631 عیسوی حضرت خالد بن ولید نے میسوپوٹومیا پر حملہ کیا اور پھر 636 میں سارا میسوپوٹومیا پر مسلمان قابض ہوگئے اور اس کا نام عراق رکھا جس کے معنی دو دریاؤں کے درمیانی علاقہ یعنی دجلہ اور فرات کا درمیانی علاقہ مسلمانوں کی اس عظیم کامیابی کے ٹھیک 54 سال بعد سن 61 ہجری مطابق 680 عیسوی میں دشت نینوا یعنی کربلا کے میدان میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے نواسے وارث رسول صلعم حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا یزیدیوں کے ہاتھوں دردناک قتل دنیا کی بربریتوں میں پہلا اور آخری واقعہ تھا جس نے عراق کو عربوں کی زبان میں ''العراق من'' ''الشقاق'' کیا گیا۔

الحاصل 680ء میں جس دن حضرت حسینؓ اور آل حسینؓ کی شہادت ہوئی اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی پیشن گوئی کے مطابق جس میں خدا نے حضور سے وعدہ کیا تھا کہ میں حسین کے قتل کا بدلہ یحییٰ علیہ السلام کے قاتلوں سے بڑھ کر دوگنا بدلہ لوں گا یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار یزیدی بے دردی اور بے رحمی سے قتل کر دیئے گئے اس کے بعد عراق پر اسی قسم کی بلا مختلف صورت سے آتی رہی چنانچہ 1258ء میں ہلاکو خان نے عراق پر حملہ کر کے عراق کو نیست نابود کر دیا اور ہر جگہ اور ہر مقام پر انسانی کھوپڑیوں کے انبار لگا دیئے اور 1401ء میں تیمور لنگ نے ہلاکو خان کی من و عن عادت ہلاکت کو دھرایا پھر عراق ایرانیوں کے کنٹرول میں چلا گیا پھر عثمانیوں ترکوں کے ہاتھوں میں اس کی باگ ڈور رہی پھر 1914ء میں ورلڈ وار عالمی جنگ کا شکار ہو کر 1918ء میں برٹش کنٹرول میں آگیا اور برٹش گورنمنٹ نے 1921ء میں شاہ فیصل اول کو عراق کا بادشاہ بنا دیا اور پھر اس کے بعد شاہ فیصل ثانی پھر امیر عبد اللہ پھر جنرل عبد الکریم قاسم پھر عبدالسلام عارف بعد 1966ء میں عبد الرحمٰن عارف نے عراق پر حکومت کی پھر احمد الحسن باقر کے فرزند ایک بیوہ عورت کا غریب لڑکا صدام حسین آیا جو اس وقت عمر کی ٦٦ ویں منزل میں ہے اور ٦٦ عدد اللہ کا عدد ہے اور اب ان کا اللہ ہی نگہبان ہے اس بیان کا حاصل مطلب یہی ہے کہ کربلا میں حضرت حسینؓ کے قتل سے خدا کی ناراضگی کے بادل بلا کی صورت میں مختلف صورتوں میں عراق پر منڈلاتے اور برستے رہے ہیں خدا سے دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ حضرت حسینؓ ہی کے طفیل میں حسینؓ کے نانا کے امتیوں پر صورت خیر سے تجلی فرمائے اور صدام حسین جنہیں استعفیٰ دینا جلاوطن ہونا چاہئے تھا ان کی اور اہل عراق بھائیوں کے ساتھ ہمارے روحانی اور مقدس مقامات کی حفاظت فرمائے آمین۔

(سالار بنگلور مولانا غوثوی شاہ بیت النور چنچل گوڑا حیدر آباد)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ شکست اسلام کی شکست نہیں ہے بلکہ یہ شکست اُن مسلمانوں کی ہے جنہوں نے اسلام کے اصولوں کو ترک کر کے شکست خوردہ اُصولوں کو اپنا لیا۔ پس یہ جنگ حق اور باطل کی جنگ نہیں رہی یہ طاقت اور کمزوری کی جنگ بن گئی نہ خدا اس طرف رہا نہ خدا اُس طرف رہا اور جب طاقت اور کمزوری کی جنگ بن جائے تو طاقت جیتتی لازماً جیتتی ہے اور اسی کا مطلب ہے Might is Right پس خلیج کی جنگ کے اس دردناک واقعہ میں ہمارے لئے بہت گہرے سبق ہیں اور سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنے اعلیٰ پایہ دار اور ناقابل تسخیر اصولوں کی طرف لازماً لوٹنا ہوگا۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو ان کے حق میں یہ وعدہ پورا نہیں ہوگا کہ ارض کے اوپر خدا کے پاک بندوں کی حکومت لکھی جاچکی ہے الارض یعنی فلسطین کی زمین ہو یا ساری دنیا مراد ہو جب تک عباد الصلحین پیدا نہیں ہوتے اور قرآن کریم کے پاکیزہ ہمیشہ زندہ رہنے والے ہمیشہ غالب آنے والے اصولوں پر عمل نہیں کرتے اُس وقت تک ان کے مقدر میں کوئی دنیاوی فتح بھی نہیں لکھی جائے گی۔

پس مسلمانوں کے دلوں پر جو ظلم پر ظلم کی آری چلائی جا رہی ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ گویا حق اتحادیوں کے ساتھ تھا اور حق کو جھوٹ اور باطل پر فتح ہوئی ہے یہ ہرگز درست نہیں۔

(خطبہ جمعہ مورخہ 28 مارچ 1991)

حضور انور نے فرمایا: اول تو یہ کہ جب خود خدا کے بندے توحید کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیں اور اسلام کے پاکیزہ اصولوں کو اپنانے کی بجائے دشمنوں کے ناپاک اصولوں کو اپنالیں تو خدا نہ ادھر رہتا ہے نہ ادھر رہتا ہے اور یہ حق وباطل کی جنگ نہیں رہتی۔

دوسرے یہ کہ جہاں تک دنیاوی جنگوں کا تعلق بھی ہے اس شکست کے ساتھ وقت ٹھہر تو نہیں گیا تاریخ تو جاری و ساری ہے ابھی چند دن گزرے ہیں۔ تاریخ اپنے رُخ ادلتی بدلتی رہتی ہے۔ وقت پلٹ جاتے ہیں اور آج کچھ ہے تو کل کچھ ہو جاتا ہے بعض قوموں نے سینکڑوں سال تک جبر واستبداد کی حالت میں زندگی گزاری اور پھر خدا نے ان کو اپنے دشمنوں پر فتح عطا فرمائی۔ پس خدا کے وقت کے مطابق سوچ پیدا کریں اپنے وقت کے مطابق عجلت سے کام نہ لیں دنیا کی تاریخ ایک جاری وساری سلسلہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر قائم نہیں رہا کرتا (28 مارچ 1991ء)

ہفت روزہ نشیمن کا تبصرہ:۔ ''مسلمانو! کب تک خوش فہمیوں اور بیکار خیالوں میں گرفتار رہو گے۔

☆ لشکر طیبہ کے چیف حافظ محمد سعید جنہوں نے قانون سے ڈر کر اپنی جماعت کا نام ''الدعوۃ'' رکھ لیا ہے کہا ہے کہ امریکہ پر بہت جلد اللہ کا قہر نازل ہونے والا ہے عراق پر امریکہ کا حملہ پوری امت مسلمہ پر حملہ ہے عالم اسلام کو چاہئے کہ وہ ڈٹ کر امریکہ کا مقابلہ کرے ہمارا سوال یہ ہے کہ سعید صاحب کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ کا عذاب امریکہ پر نازل ہونے والا ہے کیا عراق پر حملہ پوری امت مسلمہ پر حملہ تھا اگر تھا تو کویت بحرین قطر مصر شام لیبیا الگ کیوں رہے حافظ محمد سعید دنیا کے ملکوں کو جہاد کا حکم دینے والے کون ہیں اور ان کی بات کو صحیح گردانے والا کون ہے۔ پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ صدام کی جرأت اور استقامت نے امریکہ کے غرور کے پرچم کو سرنگوں کر دیا ہے ان کی جدوجہد تاریخ کا ایک نیا باب ہے کیا کسی نے پوچھا کہ صدام نے کب اور کس قسم کی جرات اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔ کیا واقعی امریکی غرور کا پرچم سرنگوں ہوا یا صدام کی غلطیوں سے عراق کا پرچم سرنگوں ہوا۔ مولانا نورانی کا کہنا ہے کہ عراق پر قبضے سے اتحادی خوش ہیں مگر یہ خوشی وقتی ثابت ہوگی ایک اور لیڈر منور حسن نے کہا ہے کہ بغداد کا سقوط اصل میں واشنگٹن کا سقوط ہے مولانا حسین احمد نے کہا ہے کہ امریکہ کو روکنے کا جہاد کے سوا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے مگر جہاد کرے گا کون یہ انہوں نے نہیں بتایا مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ عراق پر امریکی قبضے کہ بعد اب کسی بھی اسلامی ملک کی سلامتی کی کوئی گارنٹی نہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ امریکہ تمام اسلامی ملکوں پر حملہ کیوں کرنے لگا اور حملہ کر کے کرے گا کیا۔ دنیا میں 57 مسلم ملک ہیں کیا سمیع الحق ان سب کو اسلامی ملک مانتے ہیں مسلمانوں کو سوچنا چاہئے کہ آخر ایسی بے معنی اور بیکار باتیں کب تک ہوتی رہیں گی۔ آخر یہ لوگ مسلم قوم کو سوائے تباہی و بربادی کے اور کہاں لے جا رہے ہیں۔

(ہفت روزہ نشیمن بنگلور 4.5.03)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے (آل عمران کا ترجمہ (کرتے ہوئے) فرمایا تھا۔ ترجمہ۔ اے محمد مصطفیٰ کے غلامو! تم دنیا کی بہترین امت تھے جو دنیا پر احسان کرنے کیلئے نکالی گئی تھی اور کیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت تمہارے خلاف گواہ بن

ز نہیں کھڑی ہوئی کہ ... اوپر کا ہاتھ عطا کرنے والا باقی ہمیشہ نیچے کے یعنی بھیک مانگنے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے پس اپنی خوبیاں تو تم نے خود غیروں کے سپرد کردیں منگتے بھکاری بن گئے اور فخر سے اپنی قوم کے سامنے تمہارے سیاستدان یہ اعلان کرتے ہیں کہ امریکہ نے اتنی بھیک منظور کرلی ہے اگر تمہاری رگوں میں بھیک کا خون دوڑ رہا ہے تو کس طرح قوموں کے سامنے سر اٹھا کر چلو گے شعروں کی دنیا میں بسنے کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ اقبال کی پرستش کی جاتی ہے جو یہ کہتا ہے

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

ٹیلیویژن اور ریڈیو پر مغنیاں لہک لہک کر یہ کلام دنیا کو سناتی ہیں اور مسلمان سر دھنتا ہے کہ ہاں اس رزق سے موت اچھی لیکن ہر موت سے انکے لئے وہ رزق اچھا ہے جو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیتا ہے کوئی قربانی کی موت اپنے لئے قبول نہیں کرسکتے۔ پرواز میں کوتاہی کی باتیں دور کی باتیں رہ گئی ہیں اب تو ہر تہہ دام دانے پر لپکنے کا نام پرواز کی بلندی قرار دیا جاتا ہے۔ اس سیاستدان سے بڑھ کر اور کون اچھا سیاستدان ہوگا جو کشکول ہاتھ میں لے کر امریکہ کی طرف گیا اور وہاں سے بھی مانگ لایا اور چین کی طرف گیا اور وہاں سے بھی مانگ لایا اور روس کی طرف گیا اور وہاں سے بھی مانگ لایا یہ اعلیٰ سیاست کی کسوٹی ہے اعلیٰ سیاست کو پرکھنے کے معیار ہیں یہ دینی سیاست تو نہیں یہ اسلامی سیاست تو نہیں یہ انسانی سیاست بھی نہیں۔ یہ بے غیرتی کی سیاست ہے۔

اور واقعۃً اقبال نے سچ کہا ہے کہ اس رزق سے موت اچھی ہے جس رزق سے تمہارے ہاتھ اور پاؤں باندھے جاتے ہوں تم خود بھی ذلیل اور رسوا ہوئے اور جن قوموں نے تمہیں اپنا سردار چنا اُن سب قوموں سے تم نے بے وفائی کی۔ اپنے عوام سے بے وفائی کی۔ اُن کو بڑی طاقتوں کا غلام بنانے کے تم ذمہ دار ہو۔ اے مسلمان سیاستدانوں اور اے لیڈرو! ہوش کرو اور توبہ کرو ورنہ کل تاریخ کی عدالتوں میں تم مجرم کے کٹہروں میں پیش کئے جاؤ گے لیکن اس سے بہت بڑھ کر خدا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی عدالت میں قیامت کے دن تم مجرموں کے کٹہروں میں کھڑے کئے جاؤ گے

(یکم مارچ 1991)

خلیج کا حالیہ بحران اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

"اور وہ آفات جن کا مسیح موعودؑ کے زمانے میں ظاہر ہونا مقدر ہے اُن میں سے سب سے بڑی مصیبت یاجوج و ماجوج اور منحوس دجال کا خروج ہے اور وہ مسلمانوں کے لئے خدائے ودود سے دوری اور نافرمانی کے وقت ظاہر ہوں گے اور وہ مسلمانوں کے لئے سخت مصیبت کا باعث ہوں گے جس طرح یہود پر (حضرت مسیح ناصری کو سخت دُکھ دینے کی وجہ سے) تاریخی مصیبت نازل ہوئی تھی اُسی طرح مسلمانوں پر حضرت مسیح موعود اور اس کی جماعت کو سخت دکھ پہنچانے پر) سخت مصیبت نازل ہوگی۔

اور جان لے کہ یاجوج و ماجوج دو ایسی قومیں ہیں جو اپنی لڑائیوں اور مصنوعات میں آگ کا استعمال کریں گی آگ کے استعمال کی وجہ سے ان دونوں طاقتوں (روسی بلاک اور اینگلو امریکن بلاک) کو یاجوج کا نام دیا گیا ہے کیونکہ تیج بھڑکنا آگ کی صفت ہے اُن کی جنگ ناری مادہ کے ساتھ ہوگی اور وہ لڑائیوں میں ناری مادہ کے استعمال کی وجہ سے دنیا کی سب قوموں پر چھا جائیں گی انہیں کوئی پہاڑ یا سمندر روک نہیں سکے گا۔ اور بادشاہ ان کے سامنے خوف کے مارے اطاعت پر مجبور ہوں گے اور کسی کو ان کے مقابلہ کی تاب نہ ہوگی اور وہ ایک موعود وقت تک سب کو اپنے پاؤں تلے روندتے چلے جائیں گے جو بھی ان دونوں پتھروں کے درمیان آئے گا خواہ اس کی کس قدر بڑی سلطنت ہو آٹے کی طرح پس جائیگا اور ان دونوں بڑی طاقتوں کی وجہ سے زمین پر ایک سخت زلزلہ برپا ہوگا پہاڑ اور پہاڑ جیسی طاقتیں ہل جائیں گی اور ضلالت پھیل جائے گی اور اس وقت نہ کوئی دعا سنی جائے گی اور نہ کوئی فریاد عرش الٰہی تک پہنچے گی اور مسلمانوں کو ایسی مصیبت پہنچے گی جو ان کے اموال اقبال اور عزتوں کو کھا جائے گی اور مسلمان بادشاہوں کے مخفی اور پوشیدہ رازوں اور اسرار کو پالیا جائے گا اور لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہ خدا کی نافرمانی اور گناہوں کی وجہ سے خدا کے غضب کے مورد ہیں اور ان کا رعب اقبال اور شان و شوکت جاتی رہیگی اس لئے کہ وہ متقی نہ ہونگے وہ دشمنوں سے ایک طریق سے مقابلہ کریں گے اور سات طریقوں سے شکست کھاجائیں گے اس لئے کہ ان کے اعمال اچھے نہ ہوں گے اور وہ لوگوں سے احسان کا سلوک نہیں کریں گے وہ لوگوں کو دکھاوے کی خاطر کام کریں گے مگر حقیقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق اور سنت پر عمل نہیں کریں گے اور نہ وہ دیندار ہوں گے۔

سو ایسے دگرگوں حالات اور وقت میں مسیح موعود (اس کا خلیفہ اور اسکی جماعت کے افراد) اپنے رب جلیل کے حضور دعا کیلئے کھڑے ہوں گے اور رات بھر درد بھری آواز کے ساتھ خدا سے دعا کریں گے جس طرح برف آگ سے پگھل جاتی ہے اُسی طرح پگھلے ہوئے دل کے ساتھ مسیح موعودؑ (اس کا خلیفہ اور جماعت کے احباب) مسلمانوں پر نازل ہونے والی سخت مصیبت پر خدا تعالیٰ کے حضور آنسو بہا بہا کر تضرع اور ابتہال سے دعائیں کریں گے تب مسیح موعود (اس کا خلیفہ اور جماعت) کی دعائیں سنی جائیں گی کیونکہ خدا تعالیٰ کے حضور ان کا ایک مقام ہے۔ تب نصرت اور پناہ دینے والے فرشتے نازل ہوں گے اور اس وقت اللہ تعالیٰ جو چاہے گا سو کرے گا اور لوگوں کو تکالیف اور مصائب سے نجات عطا فرمائے گا تب مسیح موعودؑ کا مقام زمین پر لوگوں کو معلوم ہوگا جیسا کہ آسمان پر ہے اور تب مسیح موعود کی قبولیت عوام اور امراء میں پھیلے گی یہاں تک کہ بادشاہ اُس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی جناب سے ہوگا اور لوگوں کی نگاہ میں عجیب ہے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۱۷۔۳۱۸ حاشیہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"دنیا مجھے قبول نہیں کرسکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ (روحانی خزائن جلد ۳ فتح اسلام صفحہ 34)

عالم اسلام کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت:۔

عالم اسلام پر داغ پر داغ لگتا چلا جارہا ہے اسلام کی عزت و وقار مجروح ہوتے چلے جارہے ہیں اس لئے خدا کا خوف کریں اور اسلام کی تعلیمات کی طرف واپس لوٹیں اس کے سوا اور کوئی پناہ نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادبار اور تنزل کا دور اور یہ بار بار کے مصائب حقیقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کا نتیجہ ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں اور آخر پیغام میر یہی ہے کہ وقت کے امام کے سامنے سر تسلیم خم کرو۔ خدا نے جس کو بھیجا ہے اُس کو قبول کرو۔ وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے۔ اُس کے بغیر یا اس سے علیحدہ ہو کر تم ایسے جسم کی طرح ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہیں لیکن سر موجود نہ ہو جس کو خدا نے اُس جسم کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے پیدا فرمایا ہے پس واپس لوٹو اور اس خدا کی قائم کردہ سیادت سے اپنا تعلق باندھو، خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن و فلاح کی راہ باقی نہیں ہے۔ اس لئے دکھوں کا زمانہ لمبا ہو گیا واپس آؤ توبہ و استغفار سے کام لو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں خواہ معاملات کتنے بھی بگڑ چکے ہوں اگر تم آج خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سر تسلیم خم کرلو تو نہ صرف یہ کہ دنیا میں تم ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبہ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ کوئی دنیا کی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کرسکے گی۔

(خطبہ جمعہ ۱۳ اگست 1990)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

سانحہ ۱۱ ستمبر کے بعد جماعت احمدیہ امریکہ کی بڑھتی ہوئی گرانقدر مساعی

T.V. چینل اور اخبارات کے ذریعہ یہود و نصاریٰ کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کرایا جارہا ہے

جہاد سے متعلق اسلام کے صحیح نقطۂ نظر اور اسلامی رواداری کی تعلیم کو عام کیا جارہا ہے

(رپورٹ - سید شمشاد احمد ناصر مبلغ امریکہ)

جیسا کہ خاکسار نے ازیں قبل ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے حوالہ سے رپورٹ بھجوائی تھی کہ اس سانحہ کے بعد جماعت احمدیہ امریکہ کو کئی محاذوں پر اسلام کی مدافعت کی توفیق ملی۔ نیز علاقہ میں اسلام دشمن عناصر کی باتوں کا نہ صرف نوٹس لیا گیا بلکہ مسکت جواب بھی دیا گیا اور اسلام کی برتری ثابت کی گئی۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مذہبی رواداری کی فضاء میں مزید اضافہ ہوا ہے عیسائی، یہودی اور دیگر مذاہب کے لوگ آپس میں دلچسپی لینے لگے ہیں اور ایسے پروگرام بنارہے ہیں جس میں سب کو مدعو کیا جائے اور ایک دوسرے کی مذہبی عبادت گاہوں میں بھی جانے لگے ہیں اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کرر ہے ہیں اور احترام انسانی کی باتیں کرنے لگے ہیں۔

یہودی آرگنائزیشن کے سکول میں پروگرام

سانحۂ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد ایک یہودی آرگنائزیشن نے ہمیں اپنے سکول میں بلایا تھا۔ جہاں پر خاکسار نے اسلام کے بارے میں تقریر کی اب اسی آرگنائزیشن نے ہمیں فون کیا کہ وہ اپنے اساتذہ والدین اور طلباء کو لے کر آنا چاہتے اور مسجد دکھانا چاہتے ہیں چنانچہ ۳۵ طلباء ۷ والدین اور ۲ اساتذہ مسجد بیت الرحمان آئے۔ ہم نے اُن کیلئے یہ پروگرام طے کیا تھا کہ ہمارے سنڈے کلاس کے دو بچے تقریر کریں گے۔

پہلی تقریر اسلام کے تعارف پر تھی۔ دوسری تقریر قرآن کریم کے بارے میں تھی۔ تقاریر سے قبل خاکسار نے جماعت احمدیہ کا عمومی تعارف نیز مسجد بیت الرحمان کے بارے میں بتایا۔ تقاریر کے بعد ۴۵ منٹ تک سوال و جواب ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ انہوں نے بلکہ اُن کے بچوں نے بھی شکریہ کے خطوط بھجوائے۔

مسجد بیت الرحمٰن امریکہ میں کولمبیا یونین کالج کے ۳۶ طلباء

کولمبیا یونین کالج کا ذکر خاکسار اپنی پہلی رپورٹ میں کرچکا ہے۔ اِس کالج کے ۲ پروفیسر باقاعدہ اپنے طلباء کو مسجد لارہے ہیں۔ چنانچہ ایک عیسائی پروفیسر اپنے ۳۶ طلباء کو لے کر مسجد بیت الرحمٰن آئے ان سب کو اسلام کے بارے میں بتایا گیا۔ نیز سوال و جواب بڑے دلچسپ اور دوستانہ احول میں ہوئے۔ ان سب کی ضیافت بھی کی گئی۔

انہوں نے مسجد میں نمائش بھی دیکھی اور اسلام کے بارے میں لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔ زیادہ تر یہ سوالات تھے۔

۱- اسلام امن کا مذہب کہلاتا ہے لیکن مسلمانوں میں کہیں بھی امن نظر نہیں آتا۔

۲- اسلام میں جہاد کا کیا نظریہ ہے۔

۳- جب اسلام قتل و غارت اور دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا تو مسلمان کیوں ایسا کرتے ہیں۔

۴- عورتوں کے ساتھ کیوں بُرا سلوک کیا جاتا ہے نیز انہیں پردے میں کیوں الگ رکھا جاتا ہے۔

۵- قرآن تو کہتا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جہاں کہیں پاؤ قتل کردو۔ وغیرہ کے اعتراضات کا احسن رنگ میں جواب دینے کی توفیق ملی۔

COLES VILLE PRESBYTERIAN چرچ میں پروگرام

COLES VILLE PRESBYTERIAN چرچ کا بھی پہلے ذکر ہو چکا ہے اِن کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے چنانچہ انہوں نے ایک اور پروگرام اپنے چرچ میں بلایا جس دن انہوں نے اپنا پروگرام رکھا تھا ہماری مسجد میں ۲ پروگرام تھے اور اسی وقت تھے، جب ہم نے معذرت کی تو کہنے لگے کہ اگر آپ نہیں آسکتے تو کوئی نمائندہ ضرور بھجوائیں چنانچہ میری لینڈ کے صدر جماعت مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب اُن کے پروگرام میں شریک ہوئے۔

اس علاقہ جہاں مسجد بیت الرحمٰن واقع ہے میں بہت سی دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں ہیں ہندو، سکھ، عیسائیوں کے بہت سے فرقوں کے چرچ یہودیوں کی عبادت گاہ، کورین عیسائیوں کا چرچ وغیرہ مختلف مذہبی لیڈر مل کر مہینہ میں ایک بار میٹنگ کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے اس میٹنگ میں ہمیں بھی شامل کیا ہے جسے یہ لوگ کلرجی میٹنگ کہتے ہیں۔ ایک میٹنگ جو کہ قریباً ۲ گھنٹہ جاری رہی اور مختلف مذہبی سوالات ایک دوسرے سے کرتے رہے تا کہ آپس میں افہام و تفہیم کی فضا پیدا ہو۔ اس مرتبہ چھ مذہبی لیڈر شامل ہوئے تھے خاکسار نے اِن سب کو احمدیہ گزٹ کا مسیح موعود نمبر جس میں مسیح کی آمد ثانی اور نظریہ جہاد کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی کتب کے حوالہ جات شائع کئے تھے پیش کئے۔

نیز جماعت امریکہ نے اس سانحہ (۱۱ ستمبر) کے بعد ۲ نئے پمفلٹ (کتابچے)

UNDER STANDING ISLAM-۱

JIHAD & WORLD PEACE-۲

شائع کئے ہیں اِن سب کو دیئے، اگلے دن خاکسار نے اِن سب کو فون کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب یہ کتابچے دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کرر ہے ہیں۔

پبلک T.V. چینل پر پروگرام

PBC (پبلک ٹی وی چینل نمبر ۳۲) والوں کا فون آیا کہ وہ ایک پینل ڈسکشن کرانا چاہتے ہیں جس میں یہودی، عیسائی، مسلمان ہوں گے۔ اس ڈسکشن کیلئے میں اُن کے سٹوڈیو میں آجاؤں خاکسار کا تعارف پبلک ٹی وی چینل والوں کو ہمارے علاقہ کے ایک پادری نے کرایا کہ اگر آپ مسلمانوں میں سے کسی کو بلانا چاہتے ہیں تو مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن جو کہ احمدیہ جماعت کی ہے کے امام کو بلائیں۔ خاکسار وقت مقررہ پر اس ڈسکشن میں شامل ہونے کیلئے پہنچ گیا۔ الحمدللہ کہ آدھا گھنٹہ کا پروگرام ریکارڈ کرایا گیا یہ پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے متعدد مرتبہ ٹی وی پر دکھایا جاچکا ہے۔

۲۸ چرچوں کی میٹنگ میں شمولیت

ایک پادری صاحب جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے Rev Richerd Kuvouski ''مسٹر رچرڈ کواسکی'' انہوں نے خاکسار کو فون پر بتایا کہ ۲۸ چرچوں اور یہودیوں کے لیڈر صاحبان کی ایک میٹنگ ہے آپ اس میں ضرور شامل ہوں۔ خاکسار اس میٹنگ میں شامل ہونے کیلئے مع جماعت کے درج ذیل دوستوں کے مکرم چوہدری مجد صاحب، مکرم سید آفتاب علی شاہ صاحب، مکرم چوہدری اسلم پرویز صاحب، مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب وہاں میٹنگ پر پہنچ گئے۔

اس میٹنگ میں کونٹی کے ناظم اعلیٰ، چیف آف پولیس، کونسل ممبران اور سکولوں کے بورڈ کے ممبران بھی موجود تھے۔ خاکسار کو بھی مختصراً تقریر اور تعارف کا موقع ملا اس موقعہ پر حاضری ۲۷۰ تھی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اتنی تعداد میں لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کا خود ہی بندوبست کر دیا ورنہ کہاں یہ پادری اور کہاں اسلام کا پیغام اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو برکت بخشی کہ خاکسار کی تقریر ختم ہوتے ہی ہال تالیوں سے گونج اُٹھا۔ الحمدللہ۔ وہاں موجود چیدہ چیدہ اور اہم شخصیات کو اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔

کونٹی کے ناظم اعلیٰ کے دفتر میں پریس کانفرنس

کونٹی کے ناظم اعلیٰ کے دفتر سے فون آیا کہ ناظم اعلیٰ صاحب ایک پریس کانفرنس کرر ہے ہیں جس میں انہوں نے آپ کو بھی بلایا ہے چنانچہ خاکسار دو دوستوں کو ساتھ لے کر ناظم اعلیٰ صاحب کے دفتر پہنچ گئے پریس کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ عوام کو ہشیار کیا جائے کہ علاقہ میں جرائم بڑھ رہے ہیں اور خصوصاً مذہبی تنظیموں اور لوگوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جارہا ہے۔

اس پریس کانفرنس میں کونٹی کے ناظم اعلیٰ، چیف آف پولیس اور Hate Crime کے کوآرڈینیٹر Mr. Baker ایک یہودی مذہبی راہنما، ایک عیسائی اور خاکسار نے پریس سے خطاب کیا۔ خاکسار کا تعارف خود کونٹی کے ناظم اعلیٰ نے کرایا۔ اپنے بیان میں خاکسار نے یہ کہا کہ ''انسانیت سے پیار ومحبت کیا جائے''۔

یہ پریس کانفرنس منٹگمری کونٹی کے لوکل چینل پر پوری کی پوری کئی مرتبہ دکھائی جاچکی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر لوکل TV پر بھی مختصراً آچکی ہے۔

یہاں پر موجود ایک TV چینل والوں کو خاکسار نے کہا کہ آپ ہماری مسجد میں بھی تشریف لائیں چنانچہ کانفرنس کے ختم ہونے کے فوراً بعد ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی وہ مسجد آچکے تھے اور مسجد بیت الرحمٰن کا فوٹو اور پوز لیتے رہے۔ چنانچہ شام کی خبروں میں انہوں نے ہماری مسجد کے حوالہ سے خبر پڑھی۔ مسجد کے باہر جو بڑا بینر لگا ہوا

''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں''

کی تصویر بھی نمایاں طور پر دکھائی۔ غیر از جماعت دوستوں نے بھی اس خبر کو TV پر دیکھ کر ہمیں اطلاع دی۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

ایک دلچسپ واقعہ

یہ واقعہ جو لکھنے لگا ہوں دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ میں اچانک کسی کام کے سلسلہ میں مسجد کے دفتر سے باہر نکلا تو باہر پارکنگ لاٹ کے قریب کچھ لڑکیوں کو بھاگتے دیکھا۔ میں بھی قدرے تیز تیز چل کر پہنچا وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر کے جانے ہی لگی تھیں میں نے راستہ روک لیا۔

اُن کا سانس پھولا ہوا تھا۔ رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ عجیب قسم کے سفید سفید لباس میں ملبوس تھیں اوپر سے لے کر پاؤں تک ڈھکا ہوا تھا۔ میں نے انہیں روکا تو بڑی مشکل سے اُن کی آواز نکلی جو سمجھ بھی نہ آئی۔ خاکسار نے اُن سے کہا کہ آپ ڈرو نہیں، ہم مسلمان ایسے نہیں ہیں جو تم سمجھ رہی ہو۔ اپنی طرز اور سمجھ میں وہ پردہ کر کے آئی تھیں اور چوری چھپے اپنے سکول کے پراجیکٹ کیلئے مسجد کی تصویریں اور ویڈیو کیمرہ کے فلم بنارہی تھیں۔ خاکسار نے انہیں کہا آپ مسجد کے اندر آئیں مسجد دیکھیں۔ اپنی ویڈیو مکمل کرلیں۔ کوئی سوالات ہوں تو وہ بھی کرلیں۔

بڑی مشکل سے انہیں یقین آیا کہ انہیں قید نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی سزا دی جائے گی۔ چنانچہ وہ مسجد آئیں مسجد میں موجود دوستوں کو میں نے اُن سے اس واقعہ کے بارے میں بتایا سب دوست خوب ہنسے، سب سے پہلے سوال و جواب کے سلسلہ میں میں نے پوچھا آپ لوگوں کے اس طرح کا لباس پہن کر آنے اور پھر اسطرف بھاگنے کی کیا وجہ تھی؟

وہ کہنے لگیں کہ ہم تو عیسائی ہیں۔ سکول کا پراجیکٹ تھا جو کہ تھا بھی بہت ضروری کہ مسجد میں آئیں اور فلم بنائیں اور پوری کلاس کو سمجھائیں۔

لیکن مسلمانوں نے جو عورتوں کے ساتھ سلوک کیا ہے یا کرتے ہیں (انہوں نے افغانستان کی عورتوں کے بارے میں حوالہ دیا اور سعودی عرب میں جو عورتوں سے سلوک کیا جاتا ہے) کے حوالہ سے بتایا کہ انہوں نے TV پر بہت سی خبریں دیکھی ہیں جس سے انہیں یہ احساس ہے کہ آپ لوگ عورتوں کے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہو نیز سر سے لے کر پاؤں تک پردہ کراتے ہو اور جو نہ کریں انہیں مارتے اور قید

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

دورِ خلافت رابعہ سے متعلق
میری حسین یادیں

(قسط: 9)

”حضور نے مسکراتے ہوئے کہا اب میرا ہاتھ چھوڑ بھی دیں“

چند گھریلو پریشانیوں اور اپنوں کی طرف سے پہنچائی جانے والی سخت ایذا رسانیوں کے سبب خاکسارہ کا دماغی توازن خراب ہو گیا جس کی وجہ سے زندگی دوبھر ہو گئی۔ نہ جانے میری کون سی نیکی تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے قادیان دارالامان میں ایک درویش کی بیوی بنا کر لے آیا میرے خاوند محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش مرحوم نے متعدد دفعہ حضور انورؒ کو میری صحت یابی کیلئے دعا کے خطوط لکھے حضورؒ کی دعاؤں کے سبب رفتہ رفتہ کچھ آرام ملنے لگا لیکن مکمل آرام اس وقت ملا جب حضورؒ قادیان تشریف لائے میرے خاوند مرحوم حضورؒ کو حصول برکت کی خاطر گھر لے کر آئے میں اس وقت صحن میں کھڑی تھی حضورؒ کو دیکھتے ہی میں آپ کے پاس دوڑی گئی آپ کا دایاں ہاتھ کس کر پکڑ لیا اور سر جھکا کر رونے لگی۔ حضورؒ نے مسکرا کر مجھ سے پوچھا۔ کیا آپ خادم صاحب کی اہلیہ ہیں میں نے کہا جی۔ حضورؒ نے پھر پوچھا کیا آپ اڑیسہ کی ہیں میں نے دوبارہ جواب دیا جی حضور۔ حضورؒ نے نہایت شفقت سے مسکراتے ہوئے فرمایا ”اب میرا ہاتھ چھوڑ بھی دیں“ اور آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور کچھ دُعا کی وہ دن ہے اور آج کا دن اللہ کے فضل سے دوبارہ کبھی کوئی دورہ نہیں پڑا۔ پھر آپؒ نے میرے خاوند مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ماشاء اللہ خادم صاحب آپ کے گھر میں کافی مہمان ہیں۔ پھر واپس جاتے وقت میرے چھوٹے لڑکے عزیزم ناصر احمد کو گود میں اٹھایا اور اس کو چاکلیٹ دی۔

پس اللہ تعالیٰ حضورؒ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے۔

(اہلیہ بشیر احمد خادمؔ درویش مرحوم قادیان)

خواب بہت مبارک اور تعبیر بہت عمدہ ہے

خاکسار درج ذیل خواب نوجوانوں اور عزیزوں کی بھلائی کیلئے پیش کر رہا ہے تاکہ وہ اپنے شعور اور جبلّت کو اس کے مطابق ڈھال سکیں۔

جولائی ۱۹۹۳ء میں بندہ ناچیز نے نیند میں ایک منظر دیکھا کہ ایک وسیع میدان عام سطح زمین سے ذرا بلند ہے۔ اس وسیع میدان میں بڑے بڑے وسیع اور بلند ہال قبلہ رُخ بنے ہوئے ہیں۔ ان کے جنوبی پہلو میں ایک اور وسیع میدان ہے۔ جو جلسہ سالانہ کی تقاریر کیلئے ہے۔ اس میں چند آدمی اسٹیج وغیرہ بنانے کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

قبلہ رُخ بنے ہوئے ہالوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نماز پڑھانے کیلئے تشریف لانے والے ہیں۔ آدمی تو چند ایک ہیں۔ لیکن عورتیں کثرت سے نماز پڑھنے کیلئے ہال میں آرہی ہیں۔

بندہ نے اس خواب کی درج ذیل تعبیر کی

”روحانیات میں اپنے زمانے کا امام قوتِ موثرہ کا مالک، ایک ہی مردِ نر ہوتا ہے۔ دیگر سبھی لوگ بمنزلہ عورت قوت متاثرہ کے حامل ہوتے ہیں۔ جو امامِ وقت کی صحبت میں آکر اس کی قوتِ موثرہ کی گرمی سے بمنزلہ عورت روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ جیسے مرغی انڈوں کو اپنے سینہ کی گرمی سے سیتی ہے۔ مرغی کے سینے کی گرمی سے صحبت یافتہ انڈوں سے تندرست چوزے نکلتے ہیں“

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں یہ خواب مع تعبیر پیش کیا گیا۔ حضور پُرنور کے حضور سے درج ذیل ارشاد موصول ہوا:

”آپ کی خواب بہت مبارک خواب اور بہت عمدہ تعبیر ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل اور غیر معمولی تائیدات سے نوازے۔ اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن قریب سے قریب تر کر دے۔ اور ہم اپنی زندگیوں میں یہ مبارک نظارے دیکھیں کہ لوگ جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں اور ان کی عملی اصلاح ہو رہی ہے“۔

(خورشید احمد پربھاکر درویش ہندی قادیان)

حضور کی مبارک بادی اور حوصلہ افزائی کے خطوط میرے لئے کسی سرمایہ سے کم نہیں:

میں ان خوش قسمت لوگوں میں سے تو نہیں جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی ہے لیکن خطوط کے ذریعہ میری پیارے آقا رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی رہی ہے۔ میری مختلف تعلیمی کامیابیوں پر پیارے آقا رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستخطوں سے آنے والے مبارک بادی اور حوصلہ افزائی کے خطوط میرے لئے کسی سرمایہ سے کم نہیں ہیں اس موقعہ پر میں اپنے ایک خواب کا ذکر کرنا نہیں بھولوں گا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں B.sc میں زیر تعلیم تھا اور میرا بھونیشور اُڑیسہ میں آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ خواب یہ تھا کہ حضور رحمہ اللہ بھونیشور مسجد میں آئے ہوئے ہیں میں حضور کے نزدیک بیٹھا ہوا ہوں اور حضور سے کہہ رہا ہوں حضور ہمارے گھر تشریف لائیں حضور نے کہا میں آرہا ہوں۔ مجھے یاد ہے میں اس دن بہت خوش ہوا۔ اس کے تین سال کے بعد میرے والد صاحب کا غیر متوقع طور پر بھونیشور میں تبادلہ ہو گیا میں نے یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور ہم مسجد بھونیشور کیساتھ کرایہ پر مکان لیکر رہنے لگے۔ ہم نے ٹی وی خریدا اور مسجد سے M.T.A کا کنکشن لے لیا اور ہم M.T.A کے تمام پروگراموں سے فیضیاب ہونے لگے اور اس طرح حضور کی ہماری گھر آمد کی خواب بھی پوری ہو گئی۔

جب بھی مجھے کسی قسم کی پریشانی ہوتی خانگی یا تعلیمی،میں نے پیارے آقا کو خط لکھا اور خدا کے فضل سے وہ پریشانی دور ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ پیارے آقا کو جنت میں بہت اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

(نصرت ریسرچ طالب علم ڈیپارٹمنٹ آف ان آرگینک اینڈ فیزیکل کیمسٹری۔ بنگلور)

جو ملے خاک میں مرتبہ پا جاتا ہے

اشک جب ٹوٹ کے رخسار پہ آجاتا ہے
غم کے اُٹھتے ہوئے شعلوں کو بجھا جاتا ہے

ہم نے اس بات کو پایا ہے ہمیشہ برحق
جو ملے خاک میں مرتبہ پا جاتا ہے

اس کو لاریب ہے تائیدِ الٰہی حاصل
ایک قطرے سے سمندر جو بنا جاتا ہے

کل خبر ایک مکذب کی چھپی ہے جس میں
اس کی ہی موت کا پیغام پڑھا جاتا ہے

ہم نے دیکھا ہے کئی بار یہ پورا ہوتے
اپنے خود دام میں صیاد ہی آجاتا ہے

جس کی رسی کو اگر اور درازا جائے
سخت انجام کا ہونا بھی لکھا جاتا ہے

روبہؔ زار یہ مت بھول کہ اہل اللہ کا
وار ایسا نہیں ہوتا جو خطا جاتا ہے

آہِ مومن میں وہ ایک کشش ہے ایسی
جب نکل جائے خدا دوڑتا آجاتا ہے

ہم جو رکھتے ہیں ظفرؔ ایک خدائے قادر
کام اُنہونے بھی کر کے دکھا جاتا ہے

(مبارک احمد ظفر لندن)

طلباء کیلئے مفید معلومات

ایم بی اے (آئی ٹی اینیلڈ سروسز انفراسٹرکچر مینجمنٹ پبلک سروس مینجمنٹ اینڈ ای گورنینس)

قابلیت:: 60 فیصد نمبروں کے ساتھ ایم سی اے یا بی ای/بی ٹیک درخواست:: درخواست یا تفصیلات کیلئے ایک اپلیکیشن کے ساتھ 45 روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ و ادارہ کے ڈائریکٹر کے حق میں 500 روپے کا ڈی ڈی بنوا کر بھیجیں۔ پتہ:: چیئرمین ایڈمیشن اے بی وی آئی آئی ٹی ایم۔ مرینا لنک روڈ۔ گوالیر۔ ویب سائٹ WWW. iiitmac.in

اوسلو میں جماعت احمدیہ ناروے کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ ناروے کا ۲۱ واں جلسہ سالانہ ۲۰۔۲۱ ستمبر ۲۰۰۳ بروز ہفتہ و اتوار بمقام Tukerud سکول اوسلو میں منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کمال شفقت مرکزی نمائندہ اور مہمان خصوصی کے طور پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کو بھجوایا۔ آپ ۱۸ ستمبر بوقت 15 بجے مسجد نور پہنچے مکرم نیشنل امیر صاحب و دیگر ممبران نیشنل عاملہ نے آپ کا استقبال کیا آپ نے ۱۹ ستمبر کو تربیت اولاد کے موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

پہلا دن۔ جلسہ کی افتتاحی تقریب ٹھیک ۱۱ بجے لوائے احمدیت لہرانے سے شروع ہوئی جو مہمان خصوصی نے لہرایا۔ پہلے اجلاس کی صدارت مہمان خصوصی نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نارویجئن اور اردو ترجمہ پیش کیا گیا نظم خوانی کے بعد مکرم امیر صاحب ناروے مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا کہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں آپس میں اخوت اور بھائی چارہ کی فضا کو فروغ دیں اور اتحاد پیدا کریں آپ نے فرمایا عیب چینی اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا کرنا بری بات ہے اپنے بھائیوں سے ہمدردی کا تعلق رکھیں۔ حضور انور نے اپنے پیغام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ازالہ اوہام کا حوالہ" بھی دیا جس کا لب لباب یہ ہے کہ لوگوں کی بھلائی کیلئے تیار رہیں۔ نالائق لوگوں کی طرح نہ بنیں۔ ایسے بنیں کہ آپ کی برکات دنیا میں پھیلیں حضور انور کا پیغام بہت لمبا اور وسیع مطالب پر مبنی تھا جو اختصار سے پیش کیا جا رہا ہے۔ پیغام کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

افتتاحی تقریر مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے فرمائی آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات دعوت الی اللہ کے بارے میں وسیع صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں ان کا مطالعہ بہت ضروری ہے "فرشتوں کے نزول" کے متعلق آپ نے تشریح فرمائی کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت سارے وعدے فرمائے ہیں اور یہ الہامی وعدے ہیں۔ لہٰذا ہمیں دعوت الی اللہ میں شب و روز کوشش کرنی ہے تا کہ ہم ثواب کے حق دار ٹھہریں۔ اجلاس دعا کیساتھ ختم ہوا۔

وقفہ برائے نماز و طعام کے بعد اجلاس دوئم کا آغاز ہوا۔ جسکی صدارت امیر صاحب ناروے مکرم زرتشت منیر احمد خانصاحب نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد اردو اور نارویجئن ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدہ اطفال الاحمدیہ نے قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفانی" ترنم سے پیش کیا۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب سابق امیر و مشنری سکینڈے نیویا نے آنحضرت ﷺ امن کا پیغمبر عنوان پر روشنی ڈالی۔

مکرم فواد محمود خانصاحب نے برکات خلافت پر تقریر کرتے ہوئے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اجلاس دوئم کی آخری تقریر مکرم نیشنل امیر صاحب کی تھی جس کا عنوان تھا "مغربی معاشرہ میں تربیت اولاد کے مسائل اور ان کا حل"۔ اجلاس دوئم دُعا کے ساتھ ختم ہوا۔ پہلے روز اجلاس کی حاضری مردانہ جلسہ گاہ 315 اور زنانہ جلسہ گاہ 378 تھی۔ کل حاضری 693 تھی۔

پروگرام وقف نو کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ معزز مہمان خصوصی کے ساتھ وقف نو کی میٹنگ ہوئی آپ نے بچوں اور بچیوں کا تربیتی اور تعلیمی جائزہ لیا اور ان کو قیمتی نصائح فرمائیں۔

دوسرا دن اجلاس اول

دوسرے روز اجلاس کا آغاز ٹھیک ۱۱ بجے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم نور احمد صاحب بوستاد نے کی تلاوت قرآن کے بعد اردو نارویجن ترجمہ پیش کیا گیا۔

یہ اجلاس زیادہ تر نارویجئن مقررین کیلئے مقرر تھا مغربی معاشرہ اور موجودہ صورت حال کے پیش نظر عناوین کا انتخاب کیا گیا۔ مکرم ظہور احمد مکرم فیصل سہیل۔ مکرم محمد محسن باسط قریشی نے اسلام کی تعلیمات اس سلسلہ میں پیش کیں۔ اس اجلاس کی آخری تقریر صاحب صدر مکرم نور احمد بوستاد کی تھی جس کا عنوان۔ "اسلام اور بنیادی حقوق انسانی" تھا ۲۱ ستمبر ۲۰۰۳ اتوار کا دن بھی ایسی ہی مساعی کا دن تھا اجلاس دعا کے ساتھ 13.30 بجے ختم ہوا اب نماز اور طعام کا وقفہ تھا اس دوران احباب جماعت نے لجنہ کی طرف سے لگائی نمائش دیکھی جو بہت جانفشانی سے ترتیب دی گئی تھی اور اس کی تزئین و آرائش میں بڑی محنت سے کام لیا گیا تھا۔ طعام اور نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی اجلاس شروع ہوا۔

اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا اردو اور نارویجین ترجمہ پیش کیا گیا۔

عزیزم سفیر احمد زرتشت نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا دردانگیز کلام پیش کیا۔

اس سیشن میں نارویجئن مہمانان کرام کو مدعو کیا گیا تھا ان میں پارلیمنٹ ممبر و ڈپٹی چیئرمین آئنی کمیٹی و ڈپٹی ممبر پارلیمنٹ Mr. Age tovan سابق میئر Perolund اور سٹی کونسلر اوسلو مسٹر Andreas Bheraing اور سٹی کونسلر مسز Samira Munir شامل تھے۔

یادِ رفتگاں

تمام سیاسی شخصیتوں نے اور ایک مذہبی شخصیت جن کا تعلق عیسائیت سے تھا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت کے بارے میں اپنے اپنے تاثرات بیان کئے۔ مذکورہ شخصیتوں میں سے اکثر کو حضور انور رحمہ اللہ سے شرف ملاقات رہا۔ تمام نے یہی خراج تحسین پیش کیا کہ بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا (اقبال) اس کلام کے تسلسل میں مکرم نیشنل امیر صاحب مکرم زرتشت منیر احمد خانصاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد اور جلسہ سالانہ پر "یادرفتگاں کے تذکرہ" کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک سال کے اندر ہم سے جو احباب بچھڑے اُن کی یاد تازہ کرنا ضروری ہے صفِ اوّل میں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ۱۹/ اپریل ۲۰۰۳ کو اپنے مولیٰ اور خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اس موقعہ پر حضور رحمہ اللہ کی ناروے کے دوروں کی ویڈیو کیسٹیں دکھائی گئیں۔ جونہی یہ تصاویر پردۂ سکرین پر آنے لگیں مندمل ہوتے ہوئے زخموں کے منہ کھلنے شروع ہو گئے اور ہال میں ایک گہرا سناٹا چھا گیا ان مناظر نے پھر ایک دفعہ ۱۹/ اپریل کی سی کیفیت طاری کر دی۔ اختتامی تقریر مکرم و محترم مہمان خصوصی چوہدری حمید اللہ صاحب نے فرماتے ہوئے خلافت اور ہماری ذمہ داریاں پر بیان فرمایا کہ ہر خلیفہ ہی معزز اور محترم شخصیت ہوتا ہے۔ جب ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو پھر اُس کا مرتبہ اور مقام یقیناً قابل اطاعت اور احترام ہو گا۔ یہ الگ بات ہے کہ حالات کے مطابق خدا تعالیٰ خلفاء سے کام لیتا ہے ہم پر یہی ذمہ داریاں ہیں کہ احباب جماعت کمال اطاعت اور فرمانبرداری سے کام بجالاویں۔ محترم مہمان خصوصی نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات دربارہ قدرت ثانیہ پڑھے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی تقدیر آپ کے وصال پر جماعت کو سنبھالے گی اور غم و ہم کو دور فرمادے گی جلسہ میں دو نو مبائعین دو غیر از جماعت نے شرکت کی۔ ایک اخباری خاتون جرنلسٹ نے مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کا انٹرویو مقام جلسہ گاہ لیا جو اخبار میں شائع ہوا۔ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ محض خدا کے فضل سے نہایت کامیابی سے ہمکنار ہوا اور معزز مہمان خصوصی نے دُعا کرائی اور 19.30 بجے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

(چوہدری افتخار حسین اظہر سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ ناروے)

بقیہ صفحہ (16)

انصار کے ساتھ ہی بک سٹال لگایا گیا جہاں جماعتی کتب فروخت کی گئیں۔

پریس وپبلسٹی

اجتماع کے جملہ پروگراموں کی آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی جبکہ پنجاب ٹوڈے ٹی وی اور کئی ملکی اخبارات نے اجتماع کی کوریج کی اور اجتماع کے انعقاد کی خبریں شائع کیں۔

جملہ مہمانان کے قیام وطعام کا انتظام مجلس انصار اللہ نے کیا۔ اللہ تعالیٰ اس روحانی اجتماع کے دوررس نتائج پیدا فرمائے اور جملہ حصہ لینے والوں اور شریک ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے افضال و برکات سے نوازے۔

(رپورٹ مرتبہ قریشی محمد فضل اللہ منتظم شعبہ رپورٹنگ)

بقیہ صفحہ (13)

بھی کر دیتے ہو وغیرہ۔

یہ سن کر دل میں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھا۔ سخت شرمندگی بھی محسوس ہوئی کہ مسلمانوں نے خود اسلام کو بدنام کرنے میں قصر نہیں چھوڑی بہرکیف اِن پانچ طالبات کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ تواضع کی گئی۔

یونی ٹیرین چرچ کے پادری کے ہمراہ ۹۰ افراد کی مسجد بیت الرحمٰن امریکہ میں شمولیت

یونی ٹیرین چرچ کی ایک پادری اپنے ۹۰ لوگوں کو مسجد بیت الرحمان دکھانے کیلئے لائیں۔ اس کا پروگرام ہم نے پہلے سے بنایا ہوا تھا۔ اِن سب کو ڈنر بھی پیش کیا گیا مسجد اور نمائش بھی دکھائی گئی۔ اس کے بعد تقاریر ہوئیں۔ پادری نے اپنے عقائد اور مذہب و رسومات کے بارے میں بتایا۔ خاکسار نے اسلام میں توحید کا نظریہ اور دیگر تعلیمات و عقائد کے بارے میں بیان کیا۔ بعد میں بڑے عمدہ رنگ میں سوال و جواب بھی ہوئے۔

کولمبیا یونین کالج کا پہلے بھی ذکر ہوا ہے اس کے ایک اور پروفیسر اپنے ۱۲ طلباء کو لے کر شام ساڑھے سات بجے آئے یہ ایک گھنٹہ کا پروگرام تھا مگر ساڑھے نو بجے واپس گئے۔ سوال و جواب بہت دلچسپ رہے۔

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

مرکز احمدیت قادیان میں

مجلس انصاراللہ بھارت کا ۲۶واں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ ۸-۹/اکتوبر کو منعقد ہوا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا روح پرور و بصیرت افروز پیغام

ملک بھر کی ۶۷ مجالس کے ۱۱۸ نمائندگان نے شرکت کی

خصوصی درسوں نماز تہجد اور علمی مجالس و ورزشی و علمی مقابلہ جات کا انعقاد

مجلس انصاراللہ بھارت کا ۲۶واں اور خلافت خامسہ میں مجلس انصاراللہ بھارت کا پہلا دوروزہ سالانہ ملکی اجتماع بفضلہ تعالیٰ ۸-۹اکتوبر۲۰۰۳ء کو نہایت کامیابی اور اعلیٰ جماعتی روایات کے ساتھ ایوان انصار کے مشرقی جانب خوبصورت و وسیع پنڈال میں منعقد ہوا۔

اجتماع کے پروگراموں کی ترتیب اور بہتر رنگ میں تمام امور کی انجام دہی کیلئے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب منگلی نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت کی صدارت میں ایک اجتماع کمیٹی تشکیل دی جس نے اجتماع کے جملہ پروگرام مرتب کئے اور بیرونی مجالس کو ہدایات بھجوائیں۔ نیز اجتماع کیلئے منتظمین و نائبین مقرر کرکے انکو بھی ضروری و اہم ہدایات دیں۔ جس کے نتیجہ میں اجتماع کے جملہ امور خوش اسلوبی سے انجام پائے۔ فالحمدللہ۔

پہلا روز ۸/اکتوبر

اجتماع کے پہلے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم قضاء نے ۴:۳۰ بجے مسجد مبارک میں پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے ''نماز کی فرضیت واہمیت'' عنوان پر درس دیا۔ بعدہٗ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مزار سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دُعا کرائی جس میں جملہ انصار نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس

حسب پروگرام ۹:۳۰ بجے مہمانخصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان افتتاحی اجلاس کیلئے تشریف لائے۔ مرکزی نمائندگان نے آپ کا پُرجوش استقبال کیا اور گلپوشی کی آپ نے سب سے پہلے لوائے انصاراللہ لہرایا اور دُعا کرائی اور بقیہ کارروائی کیلئے اسٹیج پر تشریف لے گئے جہاں آپ کے ساتھ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم چوہدری محمد عارف صاحب نائب صدر اوّل اور مکرم وحید لدین صاحب شمس نائب صدر صف دوم بھی تشریف فرما ہوئے۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت سے ہوا جو مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین نے کی اور ترجمہ سنایا۔ عہد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت کی قیادت میں دہرایا گیا۔ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا روح پرور و بصیرت افروز پیغام جو اس اجتماع کیلئے حضور نے ازراہ شفقت بھجوایا تھا محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے سنایا۔ رپورٹ کارگزاری سالانہ از ماہ اکتوبر ۲۰۰۲ تا ماہ ستمبر ۲۰۰۳ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر نائب وکیل المال تحریک جدید قادیان نے تفصیل سے پیش کی آپ نے رپورٹ کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال بھارت کی مجالس میں موازنہ مجالس کے اعتبار سے مجلس انصاراللہ قادیان نے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور محمود ٹرافی کی حقدار قرار پائی ہے۔ مجلس انصاراللہ حیدر آباد دوم و مجلس انصار اللہ پلّی پورم (کیرلہ) سوم قرار پائی ہے۔

مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ اس اجتماع کیلئے ملک کے طول وعرض سے تشریف لانے والوں اور ہم سب کیلئے اجتماع میں شریک ہونا مبارک کرے اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر ہمیں اپنے وعدے پورے کرتے ہوئے خلافت کے دامن سے وابستہ کر دیا ہے جس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر بھی ادا کریں کم ہے۔ آپ نے بیعت کی ضرورت واہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف جماعت احمدیہ ہی آج دنیا میں صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چل رہی ہے اس کے افراد ہر خلافت کی بیعت کرتے چلے جاتے ہیں اور ایک منٹ بھی امام کے بغیر نہیں رہتے۔ آپ نے فرمایا کہ صرف بیعت کے الفاظ پڑھ لینا ہی کافی نہیں یہ تو پہلا قدم ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ گزشتہ چند خطبوں سے بیعت کی شرائط پر تفصیل سے روشنی ڈال رہے ہیں ہمیں چاہئے کہ ان پر پوری طرح سے کاربند ہوں اور باقی ذیلی تنظیموں اور ساری دنیا کیلئے نیک نمونہ دکھائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی انصاراللہ میں سے بنادے۔ اس افتتاحی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دُعا کرائی۔

محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے افتتاحی خطاب کے بعد مکرم اے پی کنجا مو صاحب امیر صوبہ کیرالہ کی صدارت میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین نے حمد باری تعالیٰ'' عنوان پر اور مکرم مولوی محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے ''سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تربیت اولاد کی روشنی میں'' عنوان پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ بیرونی مجالس کے نمائندگان مکرم فیروز الدین صاحب انور ناظم انصاراللہ بنگال، مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ایتو ناظم انصاراللہ کشمیر نے اپنی مجالس کی کارگزاری اور اپنے تاثرات مختصر طور پر پیش کئے۔ اور صدر اجلاس کی اجازت سے اجلاس ختم ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد جملہ انصاراللہ کو اجتماعی طور پر جامعہ احمدیہ کے ہال واحاطہ میں کھانا کھلایا گیا۔ اجلاس دوئم ۲:۳۰ بجے مکرم تاجر الاسلام صاحب متعلم جامعۃ المبشرین کی تلاوت کے بعد شروع ہوا اس میں ''خلافت احمدیہ سے قلبی تعلق اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' عنوان پر مجلس مذاکرہ ہوئی جس میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر نے اپنے بیش قیمت خیالات وتاثرات بیان فرمائے جبکہ مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت نے سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔

مجلس مذاکرہ کے بعد مکرم V.M حسن کویا صاحب کی صدارت میں حسن قرأت کا مقابلہ ہوا۔ جس میں انصاراللہ کے معیار اوّل ودوئم کے اراکین نے حصہ لیا۔ بعدہٗ احمدیہ گراؤنڈ میں انصار کے دوڑ ۱۰۰ میٹر تیز چال۔ غبارہ دوڑ۔ کیلا دوڑ اور کرسی دوڑ کے ورزشی مقابلے ہوئے۔

دوسرا دن ۹/اکتوبر

دوسرے دن کے پروگراموں کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جو مسجد مبارک میں مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے باجماعت پڑھائی نماز فجر کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر نے ''انصاراللہ کی ذمہ داریوں'' پر درس دیا۔ بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دُعا کے بعد ٹھیک ۹ بجے اجلاس سوم کی کارروائی زیر صدارت مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر کشمیر منعقد ہوئی مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور کی تلاوت کے بعد مکرم ریحان احمد صاحب ظفر نے نظم پیش کی بعدہٗ بعنوان ''وقف نو کی تحریک اور ہماری ذمہ داریاں'' مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے تقریر کی جبکہ نمائندگان مجالس میں سے مکرم برکات احمد صاحب سلیم ناظم انصاراللہ کرناٹک مکرم بی ایم کویا صاحب ناظم انصاراللہ کیرالہ نے اپنی مجلس کی مساعی و تاثرات پیش کئے آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔

اس کے بعد مکرم فیروز الدین صاحب انور ناظم انصاراللہ بنگال کی زیر صدارت انصاراللہ کے معیار اوّل و دوئم کے تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ اور بارہ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

صدر مجلس کا خطاب

نماز ظہر وعصر کے بعد اجلاس چہارم میں انصار کا نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔ بعدہٗ مکرم نورالدین صاحب آف جرمنی کی تلاوت کے بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے انصار سے خطاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آپ نے انصاراللہ نام کی حکمت بتاتے ہوئے مسیح کے حواریوں سے بڑھ کر نمونہ پیش کرنے تباہی کی طرف بڑھتی ہوئی دنیا کو اس سے بچانے غلبہ اسلام کیلئے انتھک محنت کرنے نومبائعین کی تربیت، ان میں مجالس کے قیام شرح کے مطابق چندہ کی ادائیگی اور ہر شعبہ میں عمدہ کارکردگی کی طرف انصاراللہ کو توجہ دلائی۔ اور آخر پر دُعا کرائی۔ بعدہ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات

بعد نماز مغرب وعشاء اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوا۔ آپ کے ساتھ سٹیج پر محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ اور نائب صدر صاحبان بھی تشریف فرما ہوئے۔

مکرم قاری نواب احمد صاحب استاد جامعۃ المبشرین کی تلاوت کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے عہد دہرایا اور مکرم مظفر احمد صاحب اقبال انچارج مرکزی لائبریری قادیان نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے علمی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والوں کو اور محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب نے ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والوں کو اسی طرح مجالس میں اوّل دوم سوم پوزیشن لینے والے عہدیداران نیز بعض نمایاں کارکردگی کرنے والے انصار وخدام کو انعامات دیئے۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب ادا کیا جبکہ مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔

آپ نے انصار کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ انصار اپنی عمر کے آخری حصہ کو پہنچے ہوئے ہیں اس لئے ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے اور آخری وقت آنے سے پہلے ہی کوچ کا سامان مہیا کرلینا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے اعمال کا کھاتہ خالی یا خراب ہی رہ جائے آخر پر آپ نے تمام شرکت کرنے والے انصار کیلئے دُعا کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے خصوصی طور پر دُعا کی تحریک کرتے ہوئے دُعا فرمائی۔

مجلس شوریٰ و انتخاب صدر مجلس انصاراللہ

اجتماع کے پہلے روز ۷ بجے شام مسجد ناصر آباد میں مجلس نصاراللہ بھارت کی مجلس شوریٰ زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد قادیان محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد اور محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ نے آپ کی معاونت کی اس نشست میں صدر مجلس انصار اللہ بھارت و نائب صدر مجلس انصاراللہ صف دوم برائے سال جنوری ۲۰۰۴ء تا دسمبر ۲۰۰۵ء انتخاب عمل میں آیا۔

مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس محترم محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصاراللہ بھارت کی زیر صدارت ہوا آپ کی معاونت محترم منصور احمد صاحب چیمہ صدر بجٹ کمیٹی و محترم سیٹھ وسیم احمد صاحب زعیم چنتہ کنٹہ (آندھرا) نے کی اس نشست میں مجلس کی مالی تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں اور کارگزاریوں کے فروغ کیلئے تجاویز و آراء پیش کی گئیں اور مجلس کے کاموں کو مزید بہتر بنانے کیلئے غور کیا گیا۔ مجلس شوریٰ میں ۳۴ مجالس کے ۸۷ نمائندگان نے شرکت کی۔

بک سٹال وطبی کیمپ

مجلس انصاراللہ کے دفتر میں مجلس کی طرف سے ایک طبی کیمپ لگایا گیا جس میں بھارت کی مجالس سے آنے والے ممبران کو حسب ضرورت ادویات دی گئیں اسی طرح ایوان

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

پاکستان میں پندرہ بے گناہ احمدی مسلمان جیلوں میں بند ہیں

اسیران راہ مولا کیلئے رمضان شریف میں خاص دُعاؤں کی تحریک

(رشید احمد چوہدری انٹر نیشنل پریس سیکرٹری لندن)

پاکستان میں اس وقت مختلف جیلوں میں ۱۵ بے گناہ احمدی مسلمان جیلوں میں بند ہیں۔ان اسیران راہ مولا کی تفصیلات ذیل میں درج کی جارہی ہیں:-

۱- چک سکندر-قتل کا مقدمہ

چک سکندر کھاریاں ضلع گجرات میں ۱۰ احمدی مسلمانوں کو ایک ملاں محمد امیر اور اس کے لڑکے کو قتل کرنے کے الزام میں قید کیا گیا ہے۔واقعات کے مطابق ۴ ستمبر ۲۰۰۳ء کو چک سکندر کے بدنام ترین ملاں محمد امیر اور اس کے بیٹے کو نامعلوم افراد نے اس وقت گولیوں سے بھون ڈالا جب وہ موٹر سائیکل پر بیٹھ کر اپنی دوکان بند کر کے واپس اپنے گاؤں آرہے تھے یہ ملاں ایک عرصہ سے علاقہ میں احمدی مسلمانوں کے خلاف زہر اُگل رہا تھا اور اسی کی سرکردگی میں جولائی ۱۹۸۹ء میں چک سکندر کے احمدی گھروں کو لوٹا گیا اور پھر اُن کو آگ لگا دی گئی۔ چک سکندر میں اس وقت احمدی مسلمانوں کے ۱۳۵ گھر آباد تھے جن میں سے اکثر کو نقصان پہنچایا گیا۔اور دس سالہ احمدی لڑکی نبیلہ سمیت چار احمدی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا تھا۔

اگر چہ ملاں محمد امیر پر اپنے ایک رشتہ دار کے قتل کے الزام میں ایک مقدمہ چل رہا ہے تاہم پولیس کی تحقیقات کا رُخ ملاں کے قتل کے سلسلہ میں احمدی مسلمانوں کی طرف ہی ہے۔ چنانچہ مخالفین نے چک سکندر کے رہائشی ۱۲ احمدی مسلمانوں پر قتل کا مقدمہ درج کرایا ہے اور ایف آئی آر میں دس احمدیوں کے نام لکھائے گئے ہیں اور دو کو نامعلوم قرار دیا گیا ہے تا کہ بعد میں اور احمدیوں کو بھی شامل کیا جا سکے۔مقدمہ کے اندراج کے بعد پولیس نے فوری طور پر چھ احمدی مسلمانوں یعنی محمد صادق، محمد ادریس، بشارت احمد، ناصر احمد، میاں خاں، اور بشیر احمد کو گرفتار کر لیا۔ بقیہ چار افراد یعنی اعجاز احمد، محمد اکمل، منیر احمد اور عبدالرحمٰن کو پولیس گرفتار نہ کر سکی۔جس کے بدلے میں پولیس نے غلام محمد اور ریاض اللہ کو حراست میں لے لیا اور دباؤ ڈالا کہ بقیہ چار افراد بھی گرفتاری پیش کریں۔چنانچہ متذکرہ بالا چاروں افراد پولیس کے روبرو پیش ہو گئے تو ان دونوں کو رہا کر دیا گیا۔مگر پولیس نے پکڑ دھکڑ کا سلسلہ جاری رکھا اور اٹھارہ دیگر احمدیوں کو تعزیرات پاکستان کی دفعات ۱۵۱/۱۰۷ کے تحت گرفتار کر کے گجرات جیل میں ڈال دیا۔جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

مختار احمد - رخسار احمد، بہاول بخش، مبارک احمد، طارق احمد، ندیم احمد، بلال قیصر، قمر ضیاء، ہمایوں، محمد سلیم، بدر منیر، خرم منیر، محمد آصف، محمد افضل، افتخار احمد، ظفر اللہ، غلام احمد طاہر اور نور محمد۔بعد کی اطلاعات کے مطابق ان کو رہا کر دیا گیا۔

چنانچہ اس وقت دس احمدی مسلمان جن کے نام اوپر درج کئے گئے ہیں جیل میں بند ہیں اور ان پر قتل کا مقدمہ چلایا جائے گا۔

۲-تخت ہزارہ کیس

نومبر ۲۰۰۰ میں تخت ہزارہ کے رہائشی ملاں اختر شاہ نے بعض غُنڈوں کو ساتھ لے کر مسجد احمدیہ پر حملہ کر دیا۔ مسجد کو لوٹا گیا، گرایا گیا اور پھر آگ لگا دی گئی۔اس حملہ کے نتیجہ میں پانچ احمدی مسلمان ایک ۱۴ سالہ بچے سمیت شہید کر دیئے گئے تھے۔ظلم کی بات ہے کہ اس سلسلہ میں مخالفین کے دباؤ میں آکر چار احمدی مسلمان یعنی عبدالحمید صاحب، ارشد صاحب، خالد محمود صاحب اور وسیم احمد صاحب پر مقدمہ درج کر لیا گیا۔اور یہ چاروں نومبر ۲۰۰۰ سے جیل کی سزا بھگت رہے ہیں۔جج نے ملاں اظہر شاہ کو تو چھوڑ دیا ہے مگر ان چاروں احمدیوں کو ۲۰ سال قید کی سزا سنائی گئی ہے۔

۳-مردان-توہین قرآن کیس

مردان کے رہائشی احمدی احسان اللہ اور اس کی بہن نسرین پر جولائی ۲۰۰۳ کو قرآن کے اوراق جلانے کے الزام میں ایک مقدمہ درج کیا گیا۔واقعات کے مطابق دونوں ۲ جولائی ۲۰۰۳ کو اپنے گھر میں پرانے میگزین اور رسالے جلا رہے تھے کہ ہمسایوں نے شور مچا دیا اور کہا کہ قرآن کریم کے اوراق جلائے جا رہے ہیں۔چنانچہ احسان اللہ اور اس کی بہن کو پکڑ کر زدوکوب کیا گیا اور پھر پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔دونوں بہن بھائی ذہنی طور پر معذور ہیں۔دونوں کی طرف ضمانت کی درخواست دی گئی مگر جج نے نسرین کی درخواست تو منظور کر لی مگر احسان اللہ کی درخواست رد کر دی گئی۔چنانچہ احسان اللہ اس وقت جیل میں ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ رمضان شریف کے بقیہ ایام میں پاکستان کے احمدیوں خصوصاً اسیران راہ مولا کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

پاکستان میں احمدیہ مسجد کو سیل کر دیا گیا

احمد نگر ربوہ سے ملحقہ آبادی نور پور میں واقع ایک مسجد جو ایک کمرہ پر مشتمل تھی اور جسے ایک احمدی رانا ولی محمد نے آج سے تقریباً ۲۰، ۲۲ سال پہلے اپنی زمین میں تعمیر کیا تھا اور جس کی حالت اب بہت خستہ ہو چکی تھی رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر رانا صاحب نے اس کی مرمت کروائی اور نئی چھت ڈال دی۔بعض شر پسند عناصر کو مسجد کی بہتر حالت پسند نہ آئی اور انہوں نے شرارت کے طور پر پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ احمدیوں نے دیگر مسلمانوں کی مسجد گرا کر اپنی مسجد تعمیر کر لی ہے۔کچھ لوگوں نے مظاہرے کئے۔مولوی غلام مصطفیٰ آف مسلم کالونی ربوہ نے پولیس کے روبرو درخواست دی۔ پولیس نے آکر جائزہ لیا اور اعلیٰ حکام کو رپورٹ کر دی جس کے نتیجہ میں ۲۳ / اکتوبر ۲۰۰۳ء کو ہوم سیکرٹری پنجاب کے حکم پر مسجد کو سیل کر دیا گیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے بقیہ ایام میں اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ انہیں دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔آمین (مرسلہ رشید احمد چوہدری انٹر نیشنل پریس سیکرٹری لندن)

درخواست دُعا

- مکرم شیخ کوٹا ولی صاحب اڈ روڈ ضلع گوداوری آندھرا کا ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے موصوف کی کامل شفایابی صحت و سلامتی اور اہل وعیال کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے درخواست دُعا ہے۔(اعانت بدر ۵۰ روپئے)(ایم اے زین العابدین خادم سلسلہ گوداوری)
- مکرم محمد شفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چندہ پور کا ماریڈی کو اچانک اسکوٹر کے سلپ ہو کر گرنے کی وجہ سے کافی چوٹیں آئی ہیں۔موصوف کی صحت یابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔(محمد معین الدین سیکرٹری مال کاماریڈی)
- مکرم شیخ منصور احمد صاحب آف جرمنی جو کہ مکرم شیر خان صاحب درویش مرحوم کے بڑے داماد ہیں تحریر کرتے ہیں ان کی بیٹی عزیزہ حنا منصور کی شادی مکرم مرزا عمران احمد صاحب آف جرمنی سے 18 اکتوبر کو ہوئی ہے۔موصوف شادی کے ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں اسی طرح اپنے اور اپنے بھائیوں کے کاروبار میں برکت کیلئے نیز اپنی والدہ کی صحت و سلامتی کیلئے۔ ☆۔مکرم کلیم احمد خان صاحب آف جرمنی ولد مکرم شیر خان صاحب درویش بچوں کی اعلیٰ تعلیم اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں اسی طرح اپنے چھوٹے بھائی مکرم منور احمد خان کے نئے کاروبار میں برکت کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔اعانت بدر 100 روپے۔ (نعیم احمد ناصر ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

  عیال کی صحت و سلامتی کیلئے اور اُن کی آنکھ کا علاج چل رہا ہے اسکی جلد و مکمل شفایابی کیلئے اور اپنے

DO YOU HAVE WHAT IT TAKES?
TO BE A PART OF A WORLD CLASS DEVELOPMENT TEAM?

Equalsoft Solutions, a subsidiary of V-Empower Inc. is a company that is into state-of-the-art web and software development. We are looking for the following professionals to join our team at Hyderabad.

1) Security Analyst/Security Consultant (Code: SA/SC)
Looking for people with overview on security concepts and writing secure code for Web applications using Microsoft technology. With overview of whole Microsoft platform, with specialization in ASP, COM+, MTS, ASP.NET, VB.NET, SQL Server 2K, Active Directory Services, IIS Administration. An overall knowledge of project management skills would be added advantage.

2) Electrical Engineer (Code: EE)
Prominent US law firm is looking for Electrical Engineer with Masters and Doctorate with 4 to 8 years of experience with a background in semiconductors, communications of control systems. Ideal candidate should have excellent written English skills. The job will entail writing parents for **Fortune 500 and leading startup companies in USA** and elsewhere.

3) Graphic Designer / Web Designer (Code: GD/WD)
Should have an excellent knowledge of Photoshop, Flash, Proficient in HTML, Dreamweaver Ultradev, JavaScript, CSS and XML having 2-4 years of experience. Hands on experience with other multimedia and design tools. Should be excellent in Designing and visualizing website Designs and Templates.

4) Web Developer / Programmer (Code: WD/P)
MCA, B.E, B.Tech Computers with 2-3 years of experience of working on ASP, ASP.net, VB.net, Perl, PHP, HTML, XSLT InterDev, DHTML, JavaScript, FrontPage 2000, Dreamweaver. Experience with enterprise implementation and support of HTTP/HTTPS, IIS, databases (MS Sql Server 2000, Ms-Access, Oracle).

5) Writer / Researcher (Code: W/R)
Strong Interest in U.S. Presidential Politics/U.S. Domestic Policy. PhD in International Politics. Excellent Research / Written Skills.

6) Human Resource (Part Time) (Code: HR)
MBA Human Resource with 2-3 years of experience in Software Company. Should handle independently the core HR areas like Recruitment, Performance Appraisal, and Motivating, Counseling Employees.

Candidates can post a soft copy of their latest resume with reference code as subject on or before 30th November 2003 to
hannan@v-empower.com

جلسہ سالانہ قادیان میں تشریف لانے والے احباب کیلئے ضروری اعلان

موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں

ماہ دسمبر میں چونکہ بشمول پنجاب پورے شمالی خطہ میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمائی بستر یعنی لحاف، کمبل اور گرم پارچات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔ مگر ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں۔ جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی''۔ (اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء)

☆۔مہمانان کرام اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے پاس اس قدر کمروں کا انتظام نہیں جو آنے والی ہر فیملی کو دیا جائے۔ مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ رہائش کا زیادہ انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بھی تعاون کرنے کی گزارش ہے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ آئندہ سے نئی بیعتیں نظارت دعوت الی اللہ میں اور تجدید بیعت نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائیں۔ اور بیعت فارموں پر یہ نوٹ دیا کریں کہ یہ نئی بیعتیں ہیں یا تجدید بیعت۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

جلسہ سالانہ قادیان میں طبّی خدمات

جو ڈاکٹر صاحبان اور پارامیڈیکل سٹاف اس سال جلسہ سالانہ قادیان شرکت کیلئے آرہے ہیں اور یہاں طبی خدمات بھی کرنا چاہتے ہوں وہ اپنے اسماء گرامی و کوائف خاکسار کو فوری ارسال کردیں۔ تا کہ ان کے نام بھی جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی شیٹ میں شامل کرلئے جائیں۔

صوبائی امراء کرام سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس تعلق سے اپنے صوبہ سے آنے والے ڈاکٹرز اور پارامیڈیکل سٹاف کے کوائف بھی خاکسار کو جلد از جلد ارسال کرکے ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ۔ (ڈاکٹر طارق احمد S.M.O احمدیہ شفاخانہ و ناظم طبی امداد جلسہ سالانہ قادیان)

ماہ رمضان اور قرآن کریم کی اہمیت

الحمد للہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں اپنی تمام تر برکات کے ساتھ آیا ہے۔ اس بابرکت ماہ میں خصوصی طور پر بعد نماز فجر تلاوت قرآن مجید کرنا انتہائی خیر و برکت کا موجب ہے قرآن مجید میں بھی اسکا ارشاد موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا۔

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن۔ تمام قسم کی خیر و برکت اور بھلائیاں قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر بدل و جان عمل سے وابستہ ہیں۔

تمام احباب جماعت سے استدعا ہے کہ اس مبارک ماہ میں قرآن مجید کی تلاوت پر زور دیں۔ گھر میں خاص نگرانی رکھیں نیز M.T.A. سے نشر ہونے والے درس القرآن سے کماحقہٗ استفادہ کریں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقفِ عارضی قادیان)

اعلانِ ولادت

مورخہ ۰۳-۹-۲۶ کو خاکسار کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سارہ غزالہ تجویز فرمایا اور وقفِ نو میں شمولیت کی منظوری عطا فرمائی۔ یہ بچی محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم چوہدری بشیر احمد گھٹیالیاں مرحوم درویش قادیان کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک صالح ہونے کی درخواست دعا ہے۔ (اعانت بدر-/۵۰۰ روپے) (افضل محمد نعمان زعیم انصار اللہ جرمنی)

☆۔اللہ تعالیٰ نے مکرم حافظ فرمان احمد صاحب معلم سمین (ہریانہ) کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ''خدیجہ فرمان'' نام تجویز فرمایا ہے۔ بچی کے نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۱۰۰) ایوب علی خاں مبلغ سلسلہ حصار)

عزت مآب دلائی لاما جی کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ

بدھ مذہب کے روحانی پیشوا، نوبل انعام یافتہ عزت مآب ''دلائی لاما'' مورخہ ۲؍اکتوبر ۲۰۰۳ء کو گاندھی جینتی کے موقعہ پر امریکہ اور یورپ کے سفر کے بعد سیدھے ''پرستھان آشرم'' پٹھانکوٹ تشریف لائے۔ اس سفر میں آپ نے عیسائی مذہب کے روحانی پیشوا پوپ سے بھی ملاقات کی۔ ''پرستھان آشرم'' کے منتظم ''جناب لیش پال متل'' نے جماعت احمدیہ کے وفد کو اس موقعہ پر حاضر ہونے کیلئے دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار محمد حمید کوثر، مولانا تنویر احمد صاحب خادم اور محمد اکرم صاحب پر مشتمل وفد اس موقعہ پر حاضر ہوا۔ پونے تین بجے ''دلائی لامہ'' تشریف لائے پہلے سے مرتب شدہ انتظام کے مطابق جماعت کے وفد کو معزز شخصیات کے ساتھ اسٹیج پر بٹھایا گیا۔ جناب دلائی لامہ نے جب وفد کو دیکھا تو اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔ سب سے پہلے معزز مہمان کو قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ بطور تحفہ پیش کیا گیا موصوف نے انتہائی احترام کے ساتھ جھکتے ہوئے یہ تحفہ شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔ اس موقعہ پر بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والی بعض اور سرکردہ شخصیتوں سے ملاقات ہوئی اور اُن کو لٹریچر دیا گیا۔ (محمد حمید کوثر ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقفِ عارضی قادیان)

درخواست دُعا

اکرام محمد صاحب ولد عرفان محمد صاحب تالبرکوٹ اڑیسہ پولیس میں ملازمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے خاص حفظ و امان میں رکھے نیز والدہ اور بھائیوں کو صحت و سلامتی والی درازیٔ عمر عطا کرے۔ آمین (غلام حیدر خان تالبرکوٹ اڑیسہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بتاریخ ۴؍اکتوبر ۲۰۰۳ء ایک بچی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''امۃ الکریم'' نام رکھا ہے۔ بچی کے نیک صالح، خادمہ دین، روشن مستقبل اور صحت والی درازیٔ عمر کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۵۰) (فرقان احمد جمگاؤں بہار)

☆۔اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بتاریخ ۳؍اگست ۲۰۰۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ نے عطاء الہادی رکھا ہے۔ بچے کے نیک مستقبل درازیٔ عمر اور خادم دین اور نیک صالح ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔ (اعانت بدر-/۵۰) انوار اللہ فضل احمد۔ مونگھیر صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہار)

اعلان نکاح و تقریب شادی

• مکرم و محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت نے خاکسار کا نکاح عزیزہ زینت پروین صاحبہ بنت مکرم ظہیر عالم ناصر صاحب معلم وقفِ جدید بیرون ساکن امروہہ یوپی کے ساتھ مبلغ بتیس ہزار روپے (-/۳۲۰۰۰) حق مہر پر ۲۰؍ستمبر ۲۰۰۳ء کو مسجد احمدیہ امروہہ میں پڑھا۔ بعد نکاح کے رخصتی عمل میں آئی۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔
(شمس الدین احمد مبلغ سلسلہ جالندھر و سرکل انچارج جالندھر)

• مورخہ ۰۳-۱۰-۳ کو مکرمہ عارفہ احمد صاحبہ بنت مکرم جناب محمد الیاس ایوب صاحب ساکن تاتارپور ڈاکخانہ ضلع بھاگلپور صوبہ بہار کا نکاح مکرم عادل رشید صاحب ولد مکرم ابراہیم رشید صاحب ساکن۔ خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگیر صوبہ بہار کے ساتھ مبلغ -/۵۱۰۰۰ روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ نکاح و رخصتانہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر-/۱۰۰) (شیخ ہارون رشید سرکل انچارج بھاگلپور)

• مورخہ ۳؍مارچ ۲۰۰۳ء کو خاکسار سید مبشر الحق ابن مکرم سید بشیر الحق صاحب آف جمشید پور کا نکاح مکرمہ ناہید پروین صاحبہ بنت مکرم اختر حسین صاحب آف قادیان کے ساتھ مکرم حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضا قادیان نے ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ اس رشتہ کے جانبین کیلئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (سید مبشر الحق جمشید پور بہار)

• مورخہ ۰۳-۱۰-۵ کو مکرم قمر عالم صاحب سولجیہ آف کانپور کی دختر عزیزہ نشاط افروز کا نکاح عزیزم کمال احمد ولد مکرم وسیم احمد صاحب مرحوم آف فیض آباد کے ساتھ مبلغ -/۴۰۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی حامد احمد صاحب سرکل انچارج لکھنؤ نے پڑھا۔ نکاح کے بعد رخصتی کی تقریب بھی ہوئی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کیلئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے۔ (اعانت بدر-/۱۰۰ روپے) (طاہر احمد بدر ایم اے قادیان)

نونیت جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
NAVNEET JEWELLERS
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233.

آپکے خطوط آپکی رائے

اسلامی اصطلاحات کے ٹھیکیدار

حال ہی میں بعض دیوبندی مضمون نگاروں کے مضامین بعض اخبارات میں چھپے ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کی جانے والی یورپ کی حالیہ سب سے بڑی مسجد کی تعمیر پر اپنے حسد و بغض کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ احمدیوں کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال کی اجازت نہیں ہے یہ لوگ مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے اور دیگر اسلامی اصطلاحات کو استعمال نہیں کر سکتے۔ اس اعتبار سے یورپ میں تعمیر ہونے والی ان کی حالیہ مسجد بیت الفتوح کو مسجد نہیں کہا جا سکتا۔

ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ دیوبندیوں کو اسلامی اصلاحات کے استعمال کی ٹھیکیداری کس نے سپرد کی ہے۔ پہلے یہ خود کو تو مسلمان ثابت کریں۔ تمام دنیا کے بریلوی مسلک کے علماء نے ان کے خلاف کفر کے فتوے دیئے ہیں ان کے نکاح کو حرام اور ان کے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کئے جانے کو حرام قرار دیا ہے۔ شیعہ حضرات تو ان کو کافر کہتے ہیں۔

دیوبندیوں کی سیاسی شاخ جمیعۃ العلماء اور احراری وغیرہ بیچ بیچ کر ملت اسلامیہ کو کھا رہے ہیں قوم سے چندے وصول کر کے اپنے رشتہ داروں میں بانٹ دیتے ہیں۔

ایسے میں ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ لوگ خود کو اسلام کے ٹھیکیدار کہتے ہوئے شرم کیوں محسوس نہیں کرتے۔ دراصل ان کی حس ہی ماری گئی ہے۔ (محمد حبیب اللہ شریف نظام آباد آندھرا)

مشہور صحافی مکرم محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان وفات پا گئے

افسوس مکرم محمد کریم اللہ صاحب عرف آزاد نوجوان مدراس ایڈیٹر آزاد نوجوان مورخہ ۲۸ اکتوبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے بیٹے منصور احمد صاحب نوجوان مدراس سے تابوت لے کر قادیان آئے ۳۰ اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی اور بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم صاحبزادہ صاحب نے موصوف کیلئے دعا کرائی۔

مرحوم نیک دیندار صوم وصلوٰۃ کے پابند دعوت الی اللہ کا خاص جذبہ و جوش رکھنے والے تھے۔ جماعت کیلئے آپ کی عظیم قلمی خدمات ہیں آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ بالخصوص مدراس کی جماعت ایک خادم اسلام سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے بلندیٔ درجات سے نوازے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (ادارہ)

تبصرہ

نام کتاب:	میری پسندیدہ بستی قادیان دارالامان
نام مؤلف:	عبدالرشید آرکیٹکٹ لنڈن
نام پبلشر:	BERKELEY, 23 TRINILY ROAD TOOTING BEC LONDON SW17 7 SD
قیمت:	20 امریکن ڈالر
تعداد صفحات:	350 صفحات
سن اشاعت:	مارچ 2003

محترم عبدالرشید آرکیٹکٹ آف لنڈن نے "میری پسندیدہ بستی قادیان دارالامان" کے عنوان سے یہ ضخیم مصور اور دیدہ زیب کتاب نہایت محنت اور جانفشانی سے ترتیب دی ہے۔ قادیان دارالامان پر لکھی جانے والی اب تک کی تمام کتب میں یہ کتاب اپنے حجم کے لحاظ سے بڑی ہے جس میں قادیان کے متعلق وسیع معلومات کا ذخیرہ موجود ہے۔ ہیں آپ نے قادیان سے متعلق مختلف فوٹوز کے علاوہ قادیان اور اس کے ماحول کا نقشہ، قادیان جانے کا راستہ، قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء عظام کے ارشادات، قادیان کے مقدس مقامات مساجد، بیت الدعا، منارۃ المسیح، الدار، بہشتی مقبرہ، مہمان خانہ، سکول کالجز وغیرہ کا ذکر بھی تفصیل اور فوٹوز کے ساتھ کیا ہے۔

اگرچہ بعض باتیں اضافی رنگ میں آگئی ہیں لیکن بہرحال ان سے معلومات میں اضافہ ہوا ہے مثال کے طور پر آپ نے اسی ضمن میں ہوشیار پور بٹالہ اور دارالبیعت لدھیانہ کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز حالات صحابہ کرام کا تذکرہ درویشان قادیان اور ہجرت کے ذکر کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قادیان واپسی کا خصوصی اور ایمان افروز تذکرہ کیا ہے اسی طرح قادیان کی نئی ڈیولپمنٹ کا ذکر بھی موجود ہے۔ ان سب باتوں نے مل کر کتاب کو نہایت عمدہ اور معلومات افزا بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے اور بہتوں کیلئے نافع الناس بنائے۔ آمین (ادارہ)

ریلوے ریزرویشن

بر موقع جلسہ سالانہ قادیان 2003

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 26.27.28 دسمبر 2003ء کو منعقد ہو رہا ہے جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں انکی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کیطرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2003 تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ساٹھ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station .... to .... Date ....

Class .... Seat/ Berth ....

Train No .... Name ....

Male/Femail .... Age ....

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

ضروری نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

بقیہ صفحہ: (2)

اے اندر تم نے اپنی تیز طاقت کے ذریعہ رتی تھگو نامی راجا کے دشمن کرنجاسر کا قتل کیا۔ رجی شونش نامی راجہ کے دشمن درنگ داسر ھے کی سو نسلوں کا بھی تم نے قتل کیا۔ اے اندر تم نے راجہ ستر واکو گھیرانے والے ساٹھ ہزار ننانوے لوگوں کو تباہ کیا" (رگ وید نمبر ۲ صفحہ ۹۵۰)

ظاہر ہے کہ ان ہزاروں لوگوں میں معصوم لوگ عورتیں اور کمزور بھی ہوں گے۔

پھر دین کے معاملہ میں جبر کی تعلیم دیتے ہوئے لکھا ہے۔

"جو لوگ اندر یعنی پرمیشور میں پر چیریا (عبادت) کو قائم کرتے ہیں اور جو تمام علوم دھرم اور پرشارتھ محنت (مملکت، تدبیر) میں قائم ہیں وہ بالتحقیق ہمیں تمام علوم کا اُپدیش کریں اور جو دوسرے ناستک نندا کرنے والے ہیں جاہل اور مکار ہیں وہ سب اس جگہ سے کسی دوسری جگہ چلے جائیں۔ (رگ وید منڈل ادھیاے ۲ سوکت ۴ منتر ۵)

یہی حکم منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک نمبر ۲۲۵ میں ہے کہ وید کی نندا کرنے والے کو ملک بدر کر دیا جائے۔ گویا آریوں کی زمین پر منکرین وید کی کوئی گنجائش نہیں ہے اس طرح منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۳۴۸ میں لکھا ہے کہ مذہب کی خاطر تلوار اٹھانے کی اجازت ہے۔

رگ دیانندی بھاشی صفحہ ۷۰ میں لکھا ہے کہ دشمنوں کو پکڑ کر ان کو آگ میں جلا ڈالنا بھی جائز ہے۔ منوسمرتی ادھیائے نمبر شلوک ۱۳۰ راجہ کو حکم دیا گیا ہے کہ ٹیکس (جزیہ) اس طرح وصول کرے جس طرح جونک خون چوستی ہے"۔

منوسمرتی میں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ سب دنیا کو ڈرا کر (دلوں کو جیت کر نہیں) اور سزا دے کر اپنے ماتحت رکھو۔ (دیکھو منوسمرتی ادھیائے ۷ شلوک ۱۰۷)

اب ظلم در ظلم یہ ہے کہ انتہا پسند ہندو لیڈر نہ تو انسانوں کو ان کے مذہبی حقوق دیتے ہیں نہ اُن کو عزت نفس عطا کرتے ہیں اور اگر کوئی انسان عزت نفس کے حصول کیلئے اور اپنے مذہبی حقوق کی خاطر دوسرے مذاہب کی طرف رجوع کرے تو تبدیلی مذہب کا شور ڈال کر تبدیل مذہب پر روک لگانے پر زور دیتے ہیں تبدیلی مذہب کے خلاف بل بنائے جاتے ہیں اور حکومت پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ تبدیلی مذہب کے خلاف قانون نافذ کرے۔

بڑی حیرت کی بات ہے کہ انتہا پسند ہندو مذہبی لیڈر اور بعض نام نہاد سکالر و دانشور قرآن مجید کے متعلق شور ڈالتے ہیں کہ قرآن مجید کافروں کے خلاف ظلم و ناانصافی کی تعلیم دیتا ہے لیکن ایسا کہتے وقت وہ اپنے مذہب کی خبر نہیں لیتے جہاں پل پل ظلم اور ناانصافی کی تعلیم دی گئی ہے اور اسی ظلم و ناانصافی کے تلخ پھل آج پورے ہندوستان میں اپنی تلخیاں بکھیر رہے ہیں۔ باقی (منیر احمد خادم)

مضامین نظمیں اور رپورٹیں وغیرہ ایڈیٹر بدر کے نام اور مالی معاملات کیلئے مینیجر بدر کے نام چٹھی لکھیں

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 11th Nov 2003 Issue No. 45

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

لوگ اپنی نجات کی خاطر جوق در جوق احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے چیف ایڈیٹر انڈیا لنک لندن کرشن ریلے کا تفصیلی انٹرویو

انگریزی سے ترجمہ : از۔ محترم رشید احمد صاحب چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن

اپریل کے آخری ایام میں مجھے جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری صاحب کا فون آیا اور یہ اطلاع ملی کہ جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈر مرزا طاہر احمد وفات پاگئے ہیں۔ میری ملاقات جماعت احمدیہ کے لیڈر مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ لندن کے جنوب مغربی علاقہ میں واقع مسجد کے کمپلکس میں ان کی سٹڈی میں ستمبر 1995 میں ہوئی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ انہوں نے ایک خوشگوار مسکراہٹ کیساتھ میرا استقبال کیا تھا جس سے اجنبیت کا احساس جاتا رہا۔

میں ایک مسلمان روحانی لیڈر کے بارہ میں مزید جاننے کا خواہشمند تھا جو چند دن پہلے اپنے مریدوں کے دس ہزار کے مجمع کو جلسہ سالانہ ٹلفورڈ سرے کے موقع پر اپنی تقریر سے مسحور کر رہا تھا ہر شخص اسکی تقریر کو خاموشی کے ساتھ غور سے اسطرح سن رہا تھا کہ جیسے ہر لفظ وحی کی طرح نازل ہو رہا ہو۔ انہوں نے بعض مسلمان ملکوں خاص طور پر پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم اور ناانصافیوں کا تذکرہ کیا مگر ساتھ ہی یورپ اور افریقہ میں جماعت احمدیہ کی بے پناہ ترقی کا ذکر بھی کیا۔ احمدیہ کنونشن جسے جلسہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ایک سوشل اور کلچرل **جمبوریس** تھا۔ یہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کے جو ایک ہی عقیدہ سے تعلق رکھتے تھے اتحاد اور بھائی چارے کا مظہر تھا،

میں نے حضرت مرزا صاحب سے ان جلسوں کے مقصد کے بارہ میں سوال کیا جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ تاریخی طور پر ثابت ہے کہ یہ جلسے جماعت کی ترقی میں نمایاں مقام رکھتے ہیں سب سے پہلا جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعودؑ مرزا غلام احمد کے وقت میں 1891 میں منعقد ہوا تھا اور انہوں نے خود ہی ان جلسوں کی غرض و غایت بیان فرمادی تھی۔ انہوں نے اپنے مریدوں کو جو دور دراز علاقوں میں رہتے تھے یہ ہدایت فرمائی کہ وہ قادیان آئیں تاکہ انہیں حضرت مرزا صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع مل سکے اور جماعت کا مطالعہ کریں پھر واپس جاکر جوش اور جذبہ کے ساتھ تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں۔ انہوں نے کہا اولاً جلسہ ایسا فورم ہے جس کے ذریعہ ہم اسلام کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں دوئم یہ صرف جماعت احمدیہ کی کامیابی کا اظہار ہی نہیں بلکہ جو لوگ اس میں شریک ہوتے ہیں وہ علماء کی تقاریر سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ سوئم یہ اجتماعات عالمی بھائی چارے کو بڑھاتے ہیں اور جلسہ کے شرکاء کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا باعث بنتے ہیں۔

مجھے اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ میں ایک صدی کے اندر اندر جماعت احمدیہ کی ترقی اور دنیا کے اتنے ممالک میں وسعت پکڑنے سے بہت متاثر ہوا۔ اور یہ جاننے کیلئے کہ تاریخ کے کس دور میں کس دہائی یا کن سالوں میں جماعت احمدیہ نے غیر معمولی رفتار سے ترقی کی منازل طے کیں میں نے سوال کیا جس کے جواب میں احمدیہ لیڈر نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی بہت پذیرائی حاصل ہوئی تھی اور احمدیوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا تھا مگر گذشتہ دس سالوں میں ایشیاء افریقہ اور یورپ میں کثرت سے بیعتیں ہوئیں۔ انہوں نے بتایا کہ صرف گذشتہ سال ۸ لاکھ بیعتیں ہوئیں۔ حضرت مرزا طاہر احمد نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے بتایا کہ یہ ایک جاری عمل ہے لوگ اپنی نجات کی خاطر جوق در جوق احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم اپنا پیغام کتابوں رسالوں اور اب سٹیلائٹ ٹیلی ویژن کے ذریعہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

رشید احمد چوہدری نے بتایا کہ اب یعنی 2003 میں احمدیت 176 ممالک میں مستحکم ہو چکی ہے اور دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد اندازاً 170 ملین ہے۔

اگر اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ 1947 میں برصغیر ہندوستان میں اسلام نے ایک نیا رُخ اختیار کیا تھا۔ اس سال ہندوستان تقسیم ہوا اور مسلمانوں کو رہنے کیلئے ایک علیحدہ ملک مل گیا۔ اسطرح احمدیہ مسلم جماعت اپنے نئے ہیڈ کوارٹر ربوہ میں منتقل ہو گئی اور احمدیوں کی کافی تعداد پاکستان چلی گئی اور احمدیوں کے ایک عظیم لیڈر چوہدری ظفر اللہ خاں پاکستان کے وزیر خارجہ بن گئے مگر تھوڑے عرصہ بعد ہی احمدیوں کا پاکستان میں جینا دوبھر کر دیا گیا۔

حضرت مرزا طاہر احمد نے فلسفیانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہمیشہ احمدیوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ ملکی قوانین کی پابندی کریں اور دشمن کی اشتعال انگیزی پر صبر سے کام لیں پاکستان میں عوام کی اکثریت سنی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ مرزا طاہر احمد نے مجھے بتایا کہ مسلمان 73 فرقوں میں بٹ چکے ہیں۔

میں نے انہیں سوامی Vivekananda کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے کہ اگر ایک مذہب زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو تو جتنے زیادہ فرقے بڑھیں گے وہ مذہب اتنا زیادہ مضبوط ہو گا۔ میں نے بتایا کہ ہندومت میں ہر گرو یا مہاتما کو اپنا فرقہ بنانے کا اختیار ہے جس سے کہ انکا مذہب مضبوط ہوتا ہے نہ کہ کمزور۔ مرزا طاہر احمد نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ مذہب دراصل انسان کی شخصیت کے روحانی پہلو سے تعلق رکھتا ہے جب حضرت مرزا غلام احمد نے مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ کیا تو خدا تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوا اور بتایا تھا کہ وہ اس کام کیلئے چنے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً سبھی مذاہب نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ اسی زمانہ میں مسیح موعود کا ظہور ہو گا۔ ہندو بھی او تار یا نئے جنم کو مانتے ہیں۔ بدھ مت کے لوگ بھی یہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت بدھ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے حضرت مرزا غلام احمد نہ صرف مسلمانوں کے اندر بلکہ تمام مذاہب کے مصلح ہیں۔ خدا تعالیٰ مختلف مذاہب میں مختلف لوگ تو نہیں بھیجے گا اسطرح تو دنیا میں کنفیوژن پیدا ہو گا ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد کا پیغام کل عالم کیلئے ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد ایک سکالر تھے جنہوں نے اپنی زندگی کو نیک مقاصد کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ ان کی زندگی میں نظم و ضبط تھا اور وہ اس زمانہ کی جدید سائنسی اور سوشل ترقیات سے بخوبی واقف تھے۔

میں نے جب اُن سے اسلامی بنیاد پرستوں اور ان کی کارروائیوں کے اسلام پر اثرات کے بارہ میں سوال کیا تو انہوں نے نہایت تحمل سے او نچے تلے فقروں میں جواب دیا کہ اسلام ایک بنیادی مذہب ہے اس لحاظ سے کہ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ انکی تمام بنیادی ضروریات اسلام کے بنیادی اصولوں پر کاربند ہو کر پوری کی جاسکتی ہیں مگر بنیاد پرستی سے مراد دہشت گردی نہیں ہم بعض دفعہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اسلام امن پسند مذہب ہے دہشت گردی کی تو اسلام میں قطعاً گنجائش نہیں۔ بعض مسلمان ملکوں نے جہاد کو اپنے مذموم مقاصد کیلئے استعمال کیا ہے۔ جہاد حملے میں پہل کرنے کا نام نہیں بلکہ ہمیشہ اپنی حفاظت کیلئے کیا جاتا ہے خدا کے نام پر دوسروں پر حملہ کرنے کو جہاد نہیں کہا جاسکتا۔ یہ Self Defence کا نام ہے اور پھر اس کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ اپنی حفاظت کی خاطر وہی ہتھیار استعمال کئے جائیں جو جارح دشمن نے کئے ہوں اگر کوئی دشمن آرٹیکل لکھ کر اسلام پر حملہ کرتا ہے تو اسکا جواب بھی آرٹیکل لکھ کر دینا چاہئے۔

ضروری یاددہانی بسلسلہ مجلس شوریٰ بھارت

جیسا کہ عہدیداران جماعت کو اخبار بدر کے مسلسل اعلان سے اطلاع ہو چکی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتہائے احمدیہ بھارت کی پندرہویں مجلس مشاورت کی مورخہ 29 دسمبر 2003ء کو انعقاد کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں تمام جماعتوں کو بذریعہ سرکلر یہ ہدایت کی جاچکی ہے کہ شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے فہرستیں، اسی طرح اگر کوئی تجاویز ہوں تو 30 اکتوبر تک بھجوادیں۔ لیکن تاحال بہت کم جماعتوں کی طرف سے منتخب نمائندگان شوریٰ کی فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔

لہٰذا عہدیداران جماعت کو اس یاددہانی کے ذریعے درخواست کی جاتی ہے کہ جلد از جلد نمائندگان کے اسماء سے خاکسار کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(محمد انعام غوری سیکرٹری مجلس مشاورت بھارت)